ممی شہزادی
عنبر، ناگ، ماریا
اے حمید
۱۴۸

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں
باراول ——
ناشر: مکتبہ اقراء، سوہنی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع: الفرید پرنٹرز، لاہور

پیارے ساتھیو!

عنبر ناگ ماریا تھیوسانگ اور کیٹی کے ہوش رُبا سفر کی ۱۴۸ ویں قسط حاضر ہے۔ آپ جس شوق سے اس داستان کو پڑھ رہے ہیں اور جتنے پیارے پیارے خط اس کی تعریف میں لکھتے ہیں۔ میں تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ دوستوں کی محبت اور خلوص ہی کی بدولت عنبر ناگ ماریا کا سفر جاری ہے اور انشاءاللہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک آپ اسے پسند کرتے رہیں گے۔

انکل

اے۔ حمید

۱۵۴-۸ راہ چمن۔ سمن آباد۔ لاہور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست

- ممی شہزادی
- خلائی کھوپڑی
- شہزادی کی دوسری موت
- تھیوسانگ غار میں
- خلائی قزاق

ممی شہزادی

کیٹی سانپ کو تک رہی تھی۔

زرد صحرائی سانپ بھی کیٹی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے گھور رہا تھا۔ کیٹی انگلی کے برابر چھوٹی سی تھی۔ سانپ کو اس کی طرف سے ناگ دیوتا کی بہت ہی دھیمی دھیمی خوشبو آنے لگی تھی۔ سانپ نے اپنا پھن سمیٹ لیا۔ وہ جلدی سے وہاں سے دوسری طرف رینگتا ہوا جھاڑی کے پیچھے ریت کے اندر غائب ہو گیا۔ کیٹی نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اگرچہ سانپ کے زہر سے وہ مر تو نہیں سکتی تھی لیکن اسے خطرہ تھا کہ چونکہ وہ چھوٹے سائز کی ہو گئی ہوئی ہے کہیں سانپ کا زہر اس کے جسم میں کوئی عجیب قسم کی تبدیلی پیدا نہ کر دے۔ یہ تو آپ پہلی قسط میں پڑھ چکے ہیں کہ کیٹی آج سے ہزاروں برس پرانے مصر کے دارالحکومت تھیبز شہر کی دیوار کی طرف بڑھ رہی تھی اور مصر میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس وقت ایک خدا پرست فرعون اخناطون حکمران تھا۔ یہ فرعون بتوں کی بجائے صرف ایک خدا کی عبادت کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کا شاہی کاہن اشتار اس کا دشمن بن گیا تھا اور اس کو ہلاک کر دینے کی سازش تیار کرتا رہتا تھا۔ چونکہ مصری فوج کا سپہ سالار فرعون اخناطون کے ساتھ تھا اس لئے کاہن اشتار ابھی تک اپنی کسی گھناؤنی سازش میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا مگر وہ اپنے ساتھی دربار کے وزیر کے ساتھ مل کر فرعون کو ختم کرنے کی سازشیں سوچتا رہتا تھا۔ کاہن چاہتا تھا کہ ایک خدا کو ماننے والے فرعون کو ہلاک کر کے وہ وزیر کو فرعون بنا دے تاکہ پھر سے بتوں کی پوجا شروع ہو سکے، کیونکہ بادشاہ کے بتوں کی پوجا ترک کر دینے سے رعایا میں بھی بتوں کے خلاف نفرت اور بیزاری پیدا ہونے لگی تھی اور کاہن کو اب کوئی نہیں پوچھتا تھا۔

یہ بھی ہم آپ کو بتا دیں کہ عنبر ناگ اور ماریا ایک سمندری جہاز میں سوار ملک افریقہ کی طرف چلے آ رہے ہیں۔ انہیں کیٹی کی تلاش ہے۔ انہیں یقین ہے کہ کیٹی انہیں افریقہ کے ملک سوڈان میں مل جائے گی۔ جبکہ تھیوسانگ سفید موتی فروخت کرنے یونان کے شہر سپارٹا کے بازار میں گیا تھا

کہ وہاں سے سپارٹا کی شاہی خاندان کی ایک بیگم اسے اپنے ساتھ محل میں لے گئی جہاں تھیوسانگ کو بے ہوش کرنے کے بعد اس کا سفید موتی چھین لیا گیا اور بیگم نے اپنے ساتھی شیطانی بوڑھے سے مل کر تھیوسانگ کو پیالے کے پانی میں اتار دیا تاکہ پانی آبِ حیات بن جائے اور وہ دونوں اس پانی کو پی کر ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائیں لیکن جب بے ہوش تھیوسانگ پیالے کے پانی میں سے اترتا ہوا دو ہزار برس پرانے مصر کے ایک شاہی باغ میں پہنچ گیا تو پیالہ ٹوٹ گیا اور شیطانی بوڑھا اور بیگم آبِ حیات سے محروم ہو گئے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ عنبر ناگ اور ماریا تو کیٹی کی تلاش میں سمندر میں سفر کرتے افریقہ کے ملک سوڈان کی طرف چلے آ رہے ہیں جبکہ تھیوسانگ دو ہزار برس پرانے مصر کے ایک شاہی باغ میں بے ہوش پڑا ہے اور کیٹی قدیم مصر کے شہر تھیبز کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس کا قد بالکل چھوٹا ہو گیا ہوا ہے۔ اس کی وجہ گمباش کا طلسم ہے جو ابھی تک کیٹی کے جسم پر موجود ہے۔ تھیوسانگ اس زمانے سے ایک ہزار برس پیچھے کے زمانے میں مصر ہی کے ایک شاہی محل کے باغ میں بے ہوش پڑا ہے۔

کیٹی ریت کے ایک ٹیلے پر سے گزر کر دوسری طرف آ گئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو دیکھا کہ سامنے دریائے نیل بہہ رہا تھا۔ اپنے چھوٹے سے قد کے ساتھ اس کے لئے دریائے نیل پار کرنا بہت مشکل تھا وہ ریت کے ٹیلے کی ڈھلوان پر سے پھسلتی ہوئی دریا کے کنارے اُگے ہوئے سرکنڈوں کے درمیان آکر کھڑی ہوگئی اور دیکھا کہ دریا کے کنارے پر کچھ عورتیں صراحیوں میں پانی بھر کر دوسری طرف جارہی تھیں۔ دریا میں سے ایک کشتی گزر گئی، جس پر بوریاں لدی ہوئی تھیں اور اس کے چپو ملاح چلا رہے تھے۔ وہ کوئی پرانا مصری گیت بھی گا رہے تھے۔ کشتی گزر گئی تو کیٹی نے دیکھا کہ عورتیں بھی پانی بھر کر جا چکی تھیں۔ کیٹی سوچنے لگی کہ وہ دوسرے کنارے پر کس طرح سے جائے؟ کیونکہ دوسرے کنارے پر مصر کے شہر کی دیوار شروع ہوتی تھی اور کیٹی اس شہر میں جاکر کسی خفیہ جگہ پر چھپ کر غور کرنا چاہتی تھی کہ وہ کونسی ترکیب لڑائے کہ اس کا قد پھر سے بڑا ہو جائے مگر سب سے پہلے دریا پار کرنا ضروری تھا۔

کیٹی کو ایک کشتی سامنے والے کنارے سے اپنی طرف آتی نظر آئی۔ کیٹی سرکنڈوں میں چھپ کر بیٹھ گئی۔ کشتی میں بڑے بڑے مٹکے لدے ہوئے تھے۔ اس کنارے پر آکر کشتی میں سوار غلاموں نے مٹکوں کو ایک

ایک طرف درخت کے نیچے رکھ دیا۔ پھر وہاں کھجور اور زیتون کے درختوں میں سے پھل توڑ توڑ کر بوریوں میں بھرنے لگے۔ کیٹی نے اندازہ لگالیا تھا کہ یہ غلام پھلوں سے بھری ہوئی بوریاں کشتی میں لاد کر دوسرے کنارے کی طرف جائیں گے چنانچہ کیٹی آہستہ سے کھسکتی ہوئی خالی کشتی میں گھس کر ایک جگہ رسّے کے گچھے کے نیچے بیٹھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد غلام بوریاں اٹھائے آ گئے۔ کشتی میں بوریوں کو لادا اور کشتی لے کر دوسرے کنارے کی طرف چل دیئے۔ دوسرے کنارے پر آکر انہوں نے بوریاں اٹھا کر دریا کے کنارے رکھ دیں۔ وہاں ایک رتھ پہلے سے کھڑا تھا۔ بوریوں کو رتھ پر لاد دیا گیا۔ کیٹی ابھی تک رسّی کے گچھے میں چھپی بیٹھی تھی۔ اب ایسا ہوا کہ ایک غلام نے رسّی کا گچھا اٹھایا اور اسے بھی رتھ میں رکھ دیا۔ کیٹی رسّی کے گچھے کے ساتھ ہی رتھ میں چلی گئی۔

ابھی کیٹی سنبھلنے بھی نہ پائی تھی کہ رتھ چل پڑا۔ اس رتھ کے آگے چار گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ رتھ بڑی تیزی سے دریائے نیل کے کنارے دوڑتا ہوا شہر کے ایک عقبی خصوصی دروازے میں سے گزر کر فرعون مصر کے شاہی محل کے بڑے گیٹ میں داخل ہوگیا۔ کیٹی نے کھجوروں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور زیتون کے پھل سے بھری ہوئی بوریوں میں سے جھانک کر دیکھا کہ رتھ شاہی محل کی پتھریلی سڑک پر دوڑتا جا رہا تھا۔ سڑک کی دونوں جانب بڑے بڑے ستون لگے تھے جن کے اوپر فرعون مصر کے شاہی نشان کا عقاب بنا ہوا تھا۔ رتھ محل کے پیچھے کی طرف آ کر ایک سیڑھیوں والے چبوترے کے پاس رک گیا۔ چبوترے کے اوپر ایک اونچا دروازہ تھا جس کا آدھا پٹ کھلا تھا۔ وہاں کچھ غلام پہلے سے تیار کھڑے تھے کہ بوریاں اٹھا کر اندر لے جائیں۔ یہاں کیٹی کے لئے اکیلی باہر نکلنا بڑا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے آپ کو ایک بوری کے اندر چھپا لیا۔ غلاموں نے بوریاں اٹھا کر اندر لے جانی شروع کر دیں۔ بوریوں کو ایک بڑے ہال کمرے میں رکھنے کے بعد انہوں نے دروازے کو باہر سے تالا لگا دیا۔

جب ہر طرف خاموشی چھا گئی تو کیٹی بوری میں سے باہر نکل آئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک اونچی چھت والے ہال کمرے میں ہے جس کے درمیان میں سنگ مرمر کے چبوترے پر ایک عورت کی کفن میں لپٹی لاش پڑی ہے۔ چبوترے کے پاس ہی لکڑی کی تین میزیں تھیں

جن پر ایسے اوزار رکھے تھے کہ جیسے آپریشن کرنے کے لئے وہاں رکھے گئے ہوں۔ دیوار کے ساتھ ایک خالی تابوت لگا تھا۔ کیٹی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی دروازے کی طرف گئی کہ وہاں سے باہر نکل سکے مگر دروازہ بند تھا۔ وہاں کوئی چھوٹا سا سوراخ بھی نہیں تھا کہ جس میں سے کیٹی گزر کر باہر جا سکتی۔ کیٹی اس ہال کمرے میں بند ہو گئی تھی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی لاش والے چبوترے کے پاس آ گئی۔ اس نے ایک میز پر چڑھ کر لاش کو غور سے دیکھا۔ لاش کا سارا بدن سفید کفن میں چھپا ہوا تھا۔ صرف چہرہ کھلا تھا۔ یہ لاش وہاں ممی بنانے کے لئے لائی گئی تھی اور وہ ہال کمرہ شاہی محل کا مردہ خانہ تھا۔ جہاں شاہی خاندان کی لاشوں کو حنوط کیا جاتا تھا یعنی ان کو ممی بنا کر تابوت میں بند کر کے شاہی قبرستان میں دفن کر دیا جاتا تھا۔ کیٹی سمجھ گئی کہ وہ فرعون مصر کے شاہی محل کے مردہ خانے میں آ گئی ہے۔ لاش کا چہرہ زرد تھا اور آنکھیں ذرا ذرا کھلی تھیں۔ ہونٹ بالکل بند تھے اور چہرے پر موت کی گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

کیٹی سوچنے لگی کہ وہ کیا کرے اور وہاں سے کس طرح باہر نکلے۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اسے دروازے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے باہر آدمیوں کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ کیٹی تیزی سے میز پر سے نیچے اتر آئی اور کونے میں لگی بوریوں کے پیچھے جاکر اس طرح سے چھپ گئی کہ اسے لاش والا چبوترہ صاف نظر آرہا تھا۔ مردہ خانے کا دروازہ کھلا اور چار غلاموں کے ساتھ ایک لمبے زرد رنگ کے لبادے والا ایک اونچا لمبا آدمی اندر داخل ہوا۔ غلاموں نے اپنے ہاتھوں میں مختلف تسلے اٹھا رکھے تھے۔ اور انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی بھجن پڑھنے شروع کر دیئے تھے۔ زرد لبادے والا اونچا لمبا آدمی حنوطی تھا۔ یعنی وہ مردہ لاشوں کو حنوط کرتا تھا یعنی ان کی ممی بناتا تھا۔

اس نے لاش کے قریب کھڑے ہوکر اشارہ کیا۔ غلاموں نے تسلے اس کے پاس ہی فرش پر رکھ دیئے اور مردہ خانے کا دروازہ بند کر کے قفل لگا دیا گیا۔ حنوطی نے لاش پر سے کفن اٹھا کر میز پر رکھ دیا۔ غلام لاش کے قریب آکر کھڑے ہوگئے۔ اب حنوطی نے لاش کو حنوط کرنے کا کام شروع کر دیا۔ سب سے پہلے اس نے لاش کا پیٹ چاک کر کے پیٹ کے اندر سے ساری انتڑیوں کو نکال کر ایک برتن میں ڈال دیا۔ پھر

لاش کے پیٹ میں کسی تیز بُو والی دوائی میں بھگوئے ہوئے کپڑے کو ڈال کر پیٹ کو اندر سے صاف کر دیا۔ دوسرے برتن میں لاش کا دل جگر اور پھیپھڑے نکال کر رکھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے لاش کی ناک میں سلاخیں ڈال کر لاش کا مردہ دماغ باہر نکال لیا اور اسے بھی ایک برتن میں بند کر دیا۔ یہ سارے برتن غلاموں نے ڈھک کر دیوار کے ساتھ رکھ دیئے۔ اس کے بعد حنوطی نے دوسرے تسلوں میں سے دوائیاں نکال نکال کر لاش کے پیٹ میں بھرنی شروع کر دیں۔ مردہ خانے میں جڑی بوٹیوں کی تیز بو پھیل گئی تھی۔

کیٹی یہ سارا وحشت طاری کر دینے والا منظر دیکھ رہی تھی۔

کوئی ایک گھنٹے کے اندر اندر حنوطی نے لاش کو حنوط کر دیا۔ پھر غلاموں نے ایک تسلے میں سے بیروزے میں بھیگی ہوئی زرد پٹیاں نکال کر حنوطی کو دیں اور لاش پر پٹیاں لپیٹے جانے کا کام شروع ہوگیا۔ مزید ایک گھنٹے کے بعد لاش کو پوری طرح سے ممی بنا دیا گیا۔ آخر میں حنوطی نے لاش کے چہرے پر کریم اور سرخی لگائی۔ آنکھوں میں سرمہ لگایا۔ سر پر سرخ رومال باندھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیا اور پہلی بار غلاموں سے کہا

شہزادی کی ممی تیار ہے۔ اب اسے تابوت میں بند کر دو۔

غلاموں نے دیوار کے ساتھ لگا ہوا تابوت اٹھایا اور اسے چبوترے کے پاس لاکر رکھا اور اس میں شہزادی کی حنوط شدہ لاش یعنی ممی کو اس تابوت میں بند کر دیا۔ اس کے بعد حنوطی نے کہا

تم کو معلوم ہے کہ شاہی لاش کو ممی کرنے کے بعد ہم اس دروازے سے باہر نہیں جاتے جس دروازے سے ہم مردہ خانے میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لیے میرے ساتھ آؤ ہم خفیہ دروازے سے یہاں سے نکلیں گے۔

حنوطی اور چاروں غلام خالی تسلے اور میزوں پر سے چیر پھاڑ کے اوزار اٹھاکر مردہ خانے کی جنوبی دیوار کے پاس گئے۔ انہوں نے ایک پتھر کی سل کو ہٹا دیا۔ وہاں ایک شگاف پیدا ہوگیا۔ چاروں غلام اور حنوطی اس شگاف میں سے دوسری طرف نکل گئے اور شگاف میں پتھر پھر اپنی جگہ پر کھسکا کر لگا دیا گیا۔ اب مردہ خانے میں کیٹی اور شہزادی کی مردہ ممی کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ کیٹی

بوریوں کے پیچھے سے نکل آئی۔ وہ سیدھی دیوار کے پاس اس جگہ گئی جہاں سے غلاموں نے پتھر کی سل کو کھسکایا تھا۔ کیٹی چھوٹے قد کی تھی اور اس کی طاقت بھی بہت کم ہو چکی تھی۔ دیوار میں پتھر کی سل اپنی جگہ پر لگ گئی تھی اور کوئی اتنی جگہ بھی نہیں تھی کہ وہ اس میں سے نکل کر دوسری طرف جا سکتی۔ کیٹی بڑی پریشان ہوئی۔

وہ واپس بند دروازے کی طرف آگئی۔ دروازہ اتنا اونچا تھا کہ کیٹی اوپر جاکر اس کی کنڈی نہیں کھول سکتی تھی۔ دروازے میں بھی باہر جانے کے لیے کوئی جھری تک نہیں تھی۔ کیٹی مایوس ہوکر واپس بوریوں کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ ممی کی لاش والا تابوت چبوترے کے پاس ہی فرش پر پڑا تھا۔ وہ اوپر سے ڈھکا ہوا تھا اور لاش نظر نہیں آرہی تھی۔ مردہ خانے کی فضا میں مختلف قسم کی دواؤں اور جڑی بوٹیوں کی تیز بو پھیلی ہوئی تھی۔ کیٹی مردہ خانے میں قید ہوکر رہ گئی تھی۔ وہ بوریوں کے پاس فرش پر بیٹھ کر سوچنے لگی کہ اب وہ کیا کرے اور اس مردہ خانے سے کیسے باہر نکلے؟

وہ اپنی سوچ میں گم تھی کہ اسے پتھر کی سل کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھسکنے کی آواز سنائی دی۔ کیٹی نے چونک کر مردہ خانے کی جنوبی دیوار کی طرف دیکھا۔ پتھر کی سل اپنی جگہ سے پرے ہٹ گئی اور ایک غلام طشت میں پھولوں کے ہار رکھے اندر داخل ہوا۔ کیٹی چاہتی تھی کہ جونہی غلام وہاں سے ہٹے گا وہ بھاگ کر دیوار کے شگاف میں سے باہر نکل جائے گی لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ غلام نے مردہ خانے میں داخل ہوتے ہی پتھر کی سل کو دوبارہ کھسکا کر اپنی جگہ پہ کر دیا۔ کیٹی کے لیے یہ امید بھی ختم ہو گئی

وہ بوریوں کے پیچھے بیٹھی غور سے غلام کی طرف تکنے لگی۔ غلام نے پھولوں سے بھرا ہوا طشت شہزادی کی تابوت کے پاس زمین پر رکھا اور پھولوں کے ہار اٹھا کر تابوت کے اوپر ڈال دیئے۔ پھر وہ وہاں کھڑے ہو کر آنکھیں بند کر کے منتر پڑھنے لگا کیٹی کے لئے باہر جانے کا یہ سنہری موقع تھا۔ وہ تیز تیز قدموں سے دوڑتی ہوئی طشت کے پاس آ گئی۔ اس نے سوچا کہ اگر وہ اس طشت میں اپنے آپ کو باقی کے پھولوں میں چھپا لے تو غلام کے ساتھ ہی مردہ خانے سے باہر چلی جائے گی۔ چنانچہ وہ طشت میں اتر آئی اور اس نے اپنے آپ کو طشت میں پڑے باقی کے

پھولوں کے ڈھیر کے نیچے چھپا دیا۔

غلام منتر پڑھ چکا تو اس نے طشت اٹھایا۔ دیوار کے پاس جا کر پتھر کی سل ایک طرف ہٹائی اور دوسری طرف نکل گیا۔ کیٹی طشت کے پھولوں میں چھپی خاموش بیٹھی تھی۔ غلام ایک تاریک راہ داری میں سے گزرتے ہوئے بائیں طرف والے ایک محرابی دروازے میں داخل ہو گیا۔ آگے ریشمی پردہ پڑا تھا غلام نے بڑے ادب سے اجازت طلب کی۔

کاہن اعظم کی اجازت ہو تو میں اندر آ جاؤں؟

پردے کے پیچھے سے ایک بھاری بارعب آواز آئی۔

"اجازت ہے"

غلام پردہ ہٹا کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ مصر کے شاہی کاہن اشتار کا تھا۔ اشتار کا رنگ گہرا سانولا سر منڈا ہوا گول مٹول۔ شانے چوڑے۔ عمر پچاس کے قریب اور ناک تیکھی اور آنکھیں عقاب کی طرح چمکیلی تھیں اس نے اپنے جسم پر زرد رنگ کا لبادہ اس طرح اوڑھ رکھا تھا کہ اس کا ایک شانہ ننگا تھا۔ وہ ایک آرام کرسی پر نیم دراز تھا اور ایک کنیز اس کے پیچھے کھڑی مور کا پنکھا آہستہ آہستہ جھل رہی تھی۔ دیواروں پر مخمل کے پردے گرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے تھے۔ جگہ جگہ دیوار کے ساتھ سنگِ مرمر کے چھوٹے
چھوٹے ستونوں پر بلی اور عقاب کے بت لگے ہوئے
تھے۔ اس نے غلام سے پوچھا

کیا تم نے شہزادی کے تابوت پر ہماری طرف سے
بھیجے ہوئے پھول رکھ دیئے ہیں؟

غلام نے ادب سے جھک کر کہا

ہاں کاہن اعظم! میں نے آپ کا بتایا ہوا منتر
پڑھ کر پھول رکھے تھے۔

کاہن نے پاس ہی پڑے ہوئے طشت کی طرف اشارہ
کر کے کہا۔

اس تھال کو ہمارے پاس لاکر رکھ دو۔

غلام نے تھال کو اٹھا کر کاہن کے قریب میز پر رکھ دیا۔
کیٹی تھال کے پھولوں میں چھپی ہوئی تھی۔ وہ یہ سب
کچھ دیکھ رہی تھی۔ کاہن نے غلام کو چلے جانے کا حکم
دیا۔ غلام تعظیم بجا لاکر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد
کاہن نے ایک طرف دیوار کے پاس جاکر پردے کو
ہٹایا۔ پردے کے پیچھے فرعون کے دربار کا وزیر اعظم
موجود تھا۔ وہ وہاں سے نکل کر باہر آیا اور کاہن
نے کہا

وزیر اعظم! میں نے شہزادی کے تابوت پر اپنا
طلسم کر دیا ہے۔ اب ہماری کامیابی یقینی ہے لیکن
ابھی ایک کام باقی ہے جو صرف تم ہی کرو گے۔

وزیر اعظم نے کہا

میں مصر کے ملک پر فرعون بن کر حکومت کرنے
کے لئے سب کچھ کر سکتا ہوں۔ مجھے بتاؤ۔ مجھے
کیا کرنا ہو گا۔

کاہن نے کہا

اب اس تھال کو تم شہزادی کے تابوت والے
کمرے میں لے جاؤ گے اور باقی جو پھول بچے ہیں
انہیں تھال سمیت وہاں رکھ دو گے بس اس کے
بعد وہاں سے چلے آنا۔

وزیر اعظم کہنے لگا۔

کاہن اعظم! یہ کام میں ابھی جاکر کئے دیتا ہوں
مگر مجھے یہ بتاؤ کہ اس سے کیا ہو گا؟

کاہن مسکرایا اور بولا۔

پہلے والے طلسمی پھولوں کے منتر سے شہزادی
آج رات کے بارہ بجے زندہ ہو جائے گی۔ اس کے بعد
جو پھول تم وہاں چھوڑ کر آؤ گے اس کے بارے میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں سے ایک ہار سانپ بن کر شہزادی کو ڈس دے گا۔ شہزادی کو ڈسنے کے بعد سانپ اپنے آپ مر جائے گا مگر شہزادی اس کے زہر کی وجہ سے فرعون کی دشمن بن جائے گی اور وہ اسی رات شاہی محل میں داخل ہو کر فرعون کو اس کے ہاتھ پر کاٹے گی اور فرعون مر جائے گا یوں فرعون کے قتل کا الزام شہزادی پر آئے گا۔ اور پھر تم تخت پر بیٹھ جاؤ گے۔

وزیر اعظم نے کہا

لیکن میرے دوسرے دشمن سپہ سالار کا کیا ہو گا وہ مجھے تخت پر نہیں بیٹھنے دے گا۔ اس کے پاس فوج کی طاقت ہے۔

کاہن بولا۔

تم نے میری پوری بات نہیں سنی ابھی۔ سنو! فرعون کو مارنے کے بعد شہزادی اپنے آپ سپہ سالار کی بو پر اس کے محل میں جائے گی اور اسے بھی کاٹ کر مار ڈالے گی۔

وزیر اعظم بولا۔

لیکن فرعون کے مرنے پر سپاہی شہزادی کو پکڑ کر جیل میں بند کر دیں گے۔ وہاں سے وہ کیسے

باہر نکلے گی؟

کاہن نے کہا

میرے طلسم کے اثر سے شہزادی اس کے بعد سانپ بن کر جیل خانے سے باہر نکلے گی۔ وہ سیدھی سپہ سالار کے محل میں جائے گی اور اس کو ڈس کر ہلاک کر دے گی۔ یوں تیرے دونوں دشمن تیرے راستے سے ہٹ جائیں گے اور تم مصر کے فرعون بن جاؤ گے۔

وزیر اعظم بڑا خوش ہوا۔ پھر کچھ سوچ کر بولا۔

کیا یہ طلسم ناکام بھی ہو سکتا ہے؟

کاہن نے کہا

ہاں۔ اگر کوئی شخص اس وقت جبکہ دوسرے پھولوں کا ہار سانپ بن کر شہزادی کو ڈسنے والا ہو۔ اس سانپ کو مار ڈالے۔ یا اس کے سانپ بننے سے پہلے پھولوں کے بڑے ہار کو توڑ ڈالے تو شہزادی تو زندہ ہو چکی ہو گی مگر وہ سانپ بن کر سپہ سالار کو نہ کاٹ سکے گی۔

وزیر اعظم نے پوچھا

لیکن وہ فرعون کو کاٹ کر ہلاک تو کر دے گی نا؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کاہن نے کہا

نہیں۔ پھر وہ فرعون کی دشمن نہیں ہوگی۔ پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس پہ طلسم الٹا پڑ جائے اور کچھ معلوم نہیں کہ شہزادی پر اس کا کیا اثر ہو۔ مگر تم کیوں فکر کرتے ہو۔ یہاں تمہارے اور میرے سوا اور کوئی نہیں ہے جو ہماری باتیں سن رہا ہو۔ ہمارے طلسم کو کوئی نہیں توڑ سکے گا۔ تم پھولوں کا تھال لے کر جاؤ اور اپنے ہاتھ سے تابوت کو مس کرکے تھال اس کے اوپر رکھ دینا اور واپس آجانا۔ آدھی رات کو میرے دوسرے طلسم کا عمل شروع ہو جائے گا۔

کیٹی نے یہ سب کچھ سن لیا تھا۔ وہ تھال کے پھولوں میں ہی چھپ کر بیٹھی رہی۔ وزیراعظم نے تھال اٹھایا اور اسی خفیہ راستے سے ہوتا ہوا مردہ خانے میں آگیا۔ یہاں شہزادی کی ممی کا تابوت نیم اندھیرے میں پڑا تھا۔ وزیراعظم نے اس کے تابوت کو ہاتھ لگایا اور پھر پھولوں کے ہاروں والا تھال اس کے اوپر رکھ دیا۔ اس کے بعد جدھر سے آیا تھا ادھر ہی کو چلا گیا۔ کیٹی وہیں بیٹھی رہی وہ کاہن اعظم کے ذلیل طلسم کو ختم کرکے نیک دل خدا پرست فرعون اخناطون کی جان بچانا چاہتی تھی۔ جب وزیراعظم مردہ خانے کے

کے خفیہ راستے سے باہر نکل گیا تو کیٹی بھی پھولوں کے نیچے سے نکل آئی۔ اس نے ٹٹول ٹٹول کر دیکھا کہ اس میں ایک ہار سب سے بڑا تھا۔ یہی وہ طلسمی ہار تھا جس کے اثر سے شہزادی نے سانپ بن کر سپہ سالار کو ہلاک کرنا تھا۔ کیٹی نے زور لگا کر اس ہار کو توڑ کر پھولوں کو ادھر ادھر بکھیر دیا۔ لیکن شہزادی پر چونکہ پہلے طلسمی ہاروں کا اثر ہو چکا تھا اس لئے اس نے آدھی رات کو زندہ ہونا تھا۔ کیٹی یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ شہزادی زندہ ہوکر کہیں اپنے باپ نیک دل فرعون اخناطون کی دشمن تو نہیں بن جاتی؟

وہ وہیں تابوت کے قریب ایک طرف ہوکر بیٹھی رہی۔ وقت گزرنے لگا۔ شام ہوگئی۔ پھر رات ہوگئی۔ جب آدھی رات ہوئی تو کیٹی تابوت سے ہٹ کر دیوار کے ساتھ ایک ستون کی اوٹ میں آگئی۔ وہ غور سے تابوت کو تک رہی تھی۔ تابوت کے سرہانے کی جانب پتھر کا دیا جل رہا تھا۔ اس کی روشنی بڑی مدھم تھی۔ کیٹی کی نگاہیں تابوت پر جمی ہوئی تھیں۔ شہزادی کی لاش پر پھولوں کے طلسم کا اثر ہونے ہی والا تھا۔ یہ پہلے پھولوں پر کئے گئے منتروں کا اثر تھا۔ دوسرے طلسم کو کیٹی نے ہار توڑ کر ختم کر دیا تھا کیٹی کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ پہلے طلسم کا شہزادی کی لاش پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا اثر ہوگا خود کاہن اعظم کو بھی علم نہیں تھا۔ اس نے وزیر اعظم کو بھی یہی کہا تھا کہ اگر کوئی شخص سانپ بننے والے پھولوں کے ہار کو توڑ ڈالتا ہے تو کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ شہزادی زندہ ہو کر کیا کرے گی اور اس کے اندر کس قسم کی طاقت پیدا ہو جائے گی۔

کیٹی بڑے غور سے تابوت کو تک رہی تھی۔

اچانک تابوت میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کا ڈھکنا اپنے آپ کھل گیا۔ کیٹی کی آنکھیں تابوت پر جمی تھیں۔ سب سے پہلے تابوت میں سے شہزادی کا ایک ہاتھ بلند ہوا۔ کیٹی حیران تھی کہ جب شہزادی کی لاش کا دماغ، انتڑیاں، دل اور پھیپھڑے نکال کر الگ برتنوں میں ڈال دیئے گئے ہیں تو پھر یہ لاش زندہ کیسے ہو سکتی ہے۔ مگر طلسم کے اثر سے سب کچھ ممکن تھا۔ شہزادی کا دوسرا ہاتھ بھی تابوت سے باہر آگیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے شہزادی تابوت میں اٹھ بیٹھی۔ اس کا چہرہ زرد تھا اور حنوط کرنے والوں نے اس کے چہرے پر جو سرخی پاؤڈر لگایا تھا وہ موم بتی کی دھیمی روشنی میں عجیب سا لگ رہا تھا۔ کیونکہ شہزادی کے چہرے پر لاش کی زردی اور دہشت صاف نظر آتی تھی۔

شہزادی کی ممی نے تابوت میں بیٹھے بیٹھے گردن کو آہستہ سے گھمایا اور اس کی آنکھیں اس ستون پر آکر رک گئیں جس کے پیچھے کیٹی چھپی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ممی شہزادی کے ہونٹوں کو حرکت ہوئی اور اس نے دھیمی خشک اور کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا

تم وہاں کیوں چھپی ہوئی ہو کیٹی؟ میرے پاس آؤ۔ ڈرو نہیں۔

کیٹی کو تو پسینہ آگیا۔ یہ لاش اس کا نام کیسے جان گئی۔ مگر طلسم میں سب کچھ ہو سکتا تھا۔ کیٹی کو ممی شہزادی کے بولنے کے لہجے اور الفاظ سے تسلی سی ہو گئی تھی۔ وہ ستون کی اوٹ سے نکل کر شہزادی کی لاش کے پاس آگئی۔ لاش تابوت میں ہی بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی مقناطیسی چمک تھی۔ اس نے ننھی سی کیٹی کو غور سے دیکھا اور کہا

میں تمہاری دوست ہوں۔ کیونکہ تم نے سانپ بننے والے پھولوں کے ہار کو توڑ کر اس کے طلسم کو زائل کر دیا ہے اور مجھے میرے باپ فرعون اخناطون کا دشمن بننے سے بچا لیا ہے۔

کیٹی نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا؟ تمہیں سب کچھ معلوم ہے شہزادی؟

ممی شہزادی نے کہا

جس طلسم نے مجھے عارضی طور پر زندہ کیا ہے اس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے کہ کاہن میرے باپ کو ہلاک کر کے وزیراعظم کو تخت پر بٹھانا چاہتا ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے ان کی باتیں سن لی تھیں اور پھولوں کے اس ہار کو توڑ ڈالا تھا جس کے اثر سے میں سانپ بن جاتی اور اپنے باپ کو ڈس دیتی۔ تمہارا بہت بہت شکریہ کیٹی۔

کیٹی نے تعجب سے کہا

تم میرا نام بھی جانتی ہو شہزادی؟

ممی شہزادی بولی۔

ہاں۔ میرے اندر ایسی طاقت پیدا ہو گئی ہے کہ میں کسی بھی اجنبی شخص کی شکل دیکھ کر اس کا نام معلوم کر سکتی ہوں۔ مگر کیٹی۔ تم اتنی چھوٹی کیوں ہو؟ کیا تم پر بھی کسی نے جادو کیا ہوا ہے؟

کیٹی نے کہا

میری کہانی بہت لمبی اور مصیبتوں سے بھری ہوئی ہے۔ شہزادی بس تم یہی سمجھ لو کہ مجھ پر ایک جادو ہی کر دیا

گیا ہے۔

ممی شہزادی نے کہا

میں تمہارے جادو کو توڑ سکتی ہوں مگر اس کے لیے مجھے چوتھے اہرام میں لگے ہوئے جادوگر افرام کے بت کے آگے جا کر خاص منتر پڑھنے ہوں گے۔ مگر سب سے پہلے میں اپنے باپ کو اس کے دشمنوں یعنی کاہن اعظم اور وزیراعظم کی قاتلانہ سازشوں سے بچانا چاہتی ہوں۔

کیٹی بولی۔

مگر تم ان کی کیسے مدد کر سکو گی؟

ممی شہزادی نے مسکرا کر کہا

میرے اندر پھولوں کے ہار کے توڑنے کی وجہ سے عجیب طلسمی طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ تم دیکھ چکی ہو کہ میرا دل، دماغ اور انتڑیاں میرے جسم میں نہیں ہیں بلکہ ان الگ مرتبانوں میں رکھی ہوئی ہیں پھر بھی میں زندہ ہوں اور تم سے باتیں کر رہی ہوں تم دیکھتی جاؤ۔

کیٹی نے پوچھا

مگر میں تمہارے ساتھ کیسے رہ سکتی ہوں۔

ممی شہزادی کہنے لگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ میرے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ میں
تمہیں اپنے کاندھے پر بٹھا لوں گی۔

جب کیٹی نے اس اندیشے کا اظہار کیا کہ لوگ اسے دیکھ لیں گے تو ممی شہزادی نے جواب دیا۔

ایسا اس لئے نہیں ہوگا کہ میں غائب ہوں گی۔ میں سب کو دیکھ سکوں گی لیکن مجھے اور میرے کاندھے پر تمہیں کوئی نہیں دیکھ سکے گا۔ آؤ میرے قریب آ جاؤ۔

کیٹی شہزادی ممی کے قریب آ گئی۔ شہزادی ممی نے ہاتھ نیچے کر کے کیٹی کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر بٹھا لیا۔ ابھی تک ممی شہزادی نظر آ رہی تھی۔ لیکن جونہی وہ تابوت سے نکل کر باہر آئی غائب ہو گئی۔ کیٹی نے آنکھیں جھپکتے ہوئے دیکھا کہ نہ وہ خود اپنے آپ کو دکھائی دیتی تھی اور نہ اسے ممی شہزادی کا جسم ہی نظر آ رہا تھا۔ کیٹی نے کہا

شہزادی کیا تم میری آواز سن رہی ہو جبھی
شہزادی کی آواز آئی۔

نہ صرف یہ کہ میں تمہاری آواز سن رہی ہوں
بلکہ تمہیں دیکھ بھی رہی ہوں۔

کیٹی بولی۔

مگر میں تمہیں نہیں دیکھ سکتی۔

شہزادی ممی نے کہا

مجھے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا مگر میں سب کو دیکھ سکتی ہوں۔ اب میں غدار وزیر اعظم کے محل میں جا رہی ہوں۔

کیٹی شہزادی ممی کے کاندھے پر ہی بیٹھی رہی۔ شہزادی ممی کی لاش نے دیوار کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ کیٹی کا خیال تھا کہ شہزادی ممی خفیہ دروازے سے باہر جائے گی۔

مگر اس نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ سیدھی دیوار کی طرف گئی اور پھر پتھر کی دیوار میں سے اسی طرح گزر گئی جس طرح کہ ماریا غیبی حالت میں گزرا کرتی ہے۔ شہزادی ممی اب مردہ خانے کی اندھیری راہ داری میں سے گزر رہی تھی

شہزادی ممی نے آہستہ سے کہا

کیٹی! اب تم بالکل نہ بولنا

کیٹی خاموش رہی۔ ممی شہزادی چلتے چلتے کاہن اعظم کی حویلی سے باہر نکل آئی۔ اب وہ دریائے نیل کے کنارے چل رہی تھی۔ آسمان پر ستارے نکلے ہوئے تھے۔ تھیبز کا شہر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں گہری نیند سو رہے تھے۔ کیٹی کو چونکہ ممی شہزادی نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بولنے سے منع کر دیا تھا اس لئے وہ خاموش تھی ۔ سامنے ایک محل نظر آیا ۔ یہاں وزیر اعظم رہتا تھا جو شہزادی کے باپ یعنی خدا پرست اور ایک ہی خدا کو ماننے والے فرعون اخناطون کا جانی دشمن تھا اور جس نے کاہن اعظم کے ساتھ مل کر خدا پرست بادشاہ کے خلاف خطرناک سازش کی تھی ۔

وزیر کے محل کے دروازے پر پہرہ لگا تھا ۔ مگر ممی شہزادی کو پہرے داروں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس کو تو کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا تھا ۔ وہ محل کے پھاٹک میں سے گزر گئی ۔ وہ پہرے داروں کے بالکل قریب سے ہو کر گزری تھی مگر کسی پہرے دار نے اسے نہیں دیکھا تھا ۔ ممی شہزادی اس محل کو خوب جانتی تھی ۔ جب وہ زندہ تھی تو اس محل میں کئی بار آئی تھی ممی شہزادی محل کے برآمدوں اور راہ داریوں میں سے گزرنے لگی ۔ یہاں شمعیں روشن تھیں اور حبشی غلام نیزے لئے جگہ جگہ پہرہ دے رہے تھے ۔ لیکن کوئی بھی شہزادی ممی کو نہیں دیکھ سکتا تھا ۔ وہ سیدھی وزیر اعظم کے خوابگاہ کے دروازے پر آکر رک گئی یہاں بھی دو حبشی پہریدار پہرہ دے رہے تھے ۔ ممی شہزادی بند دروازے میں سے

نکل گئی ۔ کیٹی اس کے کاندھے پر ہی بیٹھی تھی ۔ خوابگاہ میں شمع دان روشن تھا اور وزیر اعظم بستر پر سو رہا تھا ۔ ممی شہزادی اس کے سرہانے کی ایک جانب جا کر کھڑی ہو گئی ۔ پھر اس نے وزیر اعظم کے پلنگ کو آہستہ سے ہلایا وزیر اعظم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا ۔ وہ یہ سمجھا کہ بھونچال آگیا ہے ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خلائی کھوپڑی

وزیراعظم آنکھیں ملتے ہوئے کمرے میں دیکھ رہا تھا۔ اسے بھونچال کا جھٹکا لگا تھا۔ اس کا پلنگ اپنے آپ ہلا تھا مگر اب سکون ہو گیا تھا۔ بھونچال گزر گیا تھا۔ وزیراعظم نے اطمینان کا سانس لیا اور دوبارہ سونے ہی والا تھا کہ ممی شہزادی نے ایک بار پھر پلنگ کو ہاتھ سے ہلایا۔ وزیراعظم ہڑبڑا کر پلنگ سے نیچے اتر آیا۔ وہ نوکروں کو آواز دینے ہی والا تھا کہ ممی شہزادی نے اپنی دہشت انگیز آواز میں کہا

یہ بھونچال نہیں میں ہوں وزیراعظم۔ شہزادی جس کی دولت کو تم اپنے گھناؤنے مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتے تھے۔ نوکروں کو مت بلاؤ۔ وہ تمہیں تمہارے انجام سے نہیں بچا سکیں گے۔

ممی شہزادی کی غیبی آواز کو سنتے ہی وزیراعظم کو خوف کے مارے پسینہ آگیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اسے شہزادی

کی لاش کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ گھبرا کر دروازے کی طرف بھاگا۔ ممی شہزادی نے آگے بڑھ کر وزیراعظم کو گردن سے دبوچ لیا۔ اس کے ہاتھ لگاتے ہی وزیراعظم کا جسم سن ہو گیا۔ اس کی ساری طاقت ختم ہو گئی اور وہ دھڑام سے فرش پر گر پڑا۔ ممی شہزادی نے اس کی گردن پر اپنا پاؤں رکھ دبا اور بولی:

جو لوگ دوسروں کے لئے گڑھا کھودتے ہیں وہ سب سے پہلے خود اس میں گرتے ہیں۔

ممی شہزادی نے وزیراعظم کی گردن کو پاؤں تلے زور سے دبایا۔ وزیراعظم کا جسم ایک بار تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا۔ ممی شہزادی نے کیٹی سے کہا۔

یہ ظالم شخص اپنے انجام کو پہنچ گیا ہے۔ اب مجھے کاہن اعظم کو اس کے گناہ کی سزا دینی ہے۔

ممی شہزادی وزیراعظم کی خواب گاہ سے نکل کر کاہن اعظم کے محل کی طرف روانہ ہو گئی۔ کاہن اعظم کے محل میں بھی اندھیرا تھا مگر اس کے کمرے کی شمع روشن تھی۔ ممی شہزادی اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔

کاہن اعظم اس وقت اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ کیونکہ اس کے خیال میں اب تک شہزادی سانپ بن کر آگئی ہو گی اور فرعون کی خوابگاہ میں جاکر اسے ڈس چکی ہو گی وہ محل کی طرف سے شور و غل کی آواز سننے کا انتظار کر رہا تھا کہ فرعون کو سانپ نے کاٹ کھایا ہے۔ کاہن اعظم کی خواب گاہ کے گرد ایک طلسمی دائرہ ہر وقت کھینچا رہتا تھا۔ ممی شہزادی اس طلسمی دائرے کی لہروں سے ٹکرا کر پیچھے کو ہٹ گئی تھی۔ اس کا کاہن اعظم کو بھی احساس ہو گیا۔ چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا کہ ادھر ضرور کسی نے طلسمی دائرے میں داخل ہونے کی کوشش کی ہے۔ مگر اسے کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ممی شہزادی دروازے کی ایک طرف ساکت ہو کر کھڑی ہو گئی تھی۔ کاہن اعظم آہستہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا دروازے تک آگیا۔ وہ ابھی تک طلسمی دائرے کے اندر ہی تھا۔ اس نے ایک خاص منتر پڑھ کر پھونکا۔ اس کے ساتھ ہی، وہاں ایک شعلہ بلند ہوا۔ ممی شہزادی اگر تیزی سے پیچھے نہ ہٹتی تو اسے آگ لگ گئی ہوتی۔

ممی شہزادی جلدی سے کاہن اعظم کے محل سے باہر نکل آئی۔ وہ کیبٹی سے کہنے لگی۔

کاہن اعظم کے جادو نے اسے بچا لیا ہے۔ مگر میں

اسے چھوڑوں گی نہیں۔ چلو پہلے چوتھے اہرام میں چلتے ہیں تاکہ تمہارے طلسم کو دور کیا جائے۔

کیبٹی نے کہا

میں پورے قد کی بن گئی تو تمہارے کاندھے پر نہ بیٹھ سکوں گی شہزادی۔ کہیں میں بھی کسی مصیبت میں نہ پھنس جاؤں۔

ممی شہزادی بولی۔

ایسا نہیں ہو گا۔ تم گھبراؤ نہیں۔ آخر تمہارے طلسم کو بھی توڑنا ہو گا۔ تم کب تک یوں چھپا ایسی رہ کر زندہ رہ سکو گی

کیبٹی خاموش ہو گئی۔ دل سے وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ پھر سے پورے قد کی عورت بن جائے اور اس طلسم سے نجات حاصل کرے جس نے اسے چوہے جتنا بنا دیا تھا۔ چوتھا اہرام شہر سے باہر صحرا میں تھا۔ صحرا رات کے اندھیرے میں خاموش اور سنسان تھا۔ چاروں اہرام ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ بنے ہوئے تھے اور پہاڑوں کی طرح آسمان کی طرف منہ اٹھائے کھڑے تھے۔ ممی شہزادی چوتھے اہرام میں داخل ہو گئی۔ وہ بڑی آسانی سے راہ داری کی دیواروں کو پار کرتی ہوئی تہہ خانے میں آگئی۔ کیبٹی نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھا کہ یہاں ایک ممی کا بت لگا تھا۔ ممی شہزادی اس کے سامنے جاکر کھڑی ہوگئی۔ پھر اس نے بلند آواز میں کہا

دیوی اشتر! تم نے ہمیشہ ہمارے خاندان کو مصیبت سے بچایا ہے۔ اس وقت مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے میری ایک دوست میرے کاندھے پر بیٹھی ہے جس کا قد جادو کی وجہ سے بہت ہی چھوٹا کر دیا گیا ہے۔ تم ہمارے خاندان کی دوست دیوی ہو میں جانتی ہوں تم میری سہیلی کیٹی کے طلسم کو ختم کر سکتی ہو۔

دیوی اشتر کے بت میں سے ایک شعاع نکل کر کیٹی کے جسم پر پڑی۔ ممی شہزادی نے جلدی سے کیٹی کو زمین پر کھڑا کر دیا۔ دیوی اشتر کی آنکھ سے نکلنے والی شعاع کیٹی کے جسم پر پڑ رہی تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے کیٹی اپنے پورے قد کی ہوگئی۔ وہ بہت خوش ہوئی اور اپنے جسم کو دیکھنے لگی جو پھر سے ٹھیک ہوگیا تھا۔ اس نے دیوی اشتر کی طرف دیکھ کر کہا

تمہارا شکریہ دیوی اشتر اور تمہارا بھی ممی شہزادی'

دیوی اشتر کی آنکھ سے نکلنے والی روشنی بند ہوگئی۔ ممی شہزادی نے کیٹی کی طرف دیکھ کر کہا

کیٹی! تم پر جس طلسم کا اثر تھا وہ ختم ہوگیا ہے اب تم پوری جوان عورت بن چکی ہو۔

کیٹی نے کہا

ممی شہزادی! کیا اب بھی میں تمہارے ساتھ بند دیوار میں سے گزر سکوں گی؟

ممی شہزادی نے جواب دیا۔

کیوں نہیں۔ اس کے لیے مجھے تمہارے کاندھے پر صرف ہاتھ رکھنا ہوگا۔ جب میں تمہارے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھوں گی تو تم غائب ہو جاؤ گی اور جب ہاتھ اٹھاؤں گی تو تم پھر سے نظر آنے لگو گی۔

پھر ممی شہزادی نے دیوی کے بت کی طرف متوجہ ہوکر کہا

عظیم دیوی اشتر کاہن اعظم میرے باپ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے کیا تو میری مدد نہیں کرے گی۔

دیوی اشتر کے بت میں حرکت پیدا ہوئی اور دیوی کی دھیمی آواز سنائی دی۔

شہزادی! تمہارا باپ ایک خدا کو مانتا ہے۔ اس لئے میں اس سے خوش ہوں۔ کیونکہ ایک خدا ہی ساری کائنات کا خالق ہے اور صرف اسی ایک خدا کی عبادت کرنی چاہیئے۔ میں بھی اسی خدا کو مانتی ہوں مگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کاہن اعظم کے پاس ایسا زبردست طلسم ہے کہ میں اس
کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہاں میں صرف اتنا کر سکتی ہوں
کہ تم پر کاہن کے طلسم کا اثر نہیں ہوگا۔

اس کے ساتھ ہی دیوی اشتر کی دوسری آنکھ میں سے روشنی
کی کرن نکل کر پہلے ممی شہزادی اور چلر کیپٹن کے جسم
پر پڑی۔ دیوی کی آواز آئی۔

اب تم دونوں ایک برس کے لئے ہر قسم کے
جادو سے محفوظ ہو گئے ہو۔ تم پر ایک برس تک
کوئی جادوگر اپنا طلسم نہیں کر سکے گا لیکن کاہن اعظم
کا تمہیں خود ہی مقابلہ کرنا ہوگا۔

ممی شہزادی نے پوچھا

دیوی! میں کاہن اعظم سے کس طرح اپنے
باپ کو نجات دلا سکتی ہوں؟ کاہن اعظم ایک خدا
کو نہیں مانتا اور لوگوں کو بتوں کی پوجا کرنے کے
لئے مجبور کرتا ہے۔ وہ میرے باپ کو قتل کر
دے گا۔

دیوی کی آواز آئی۔

میں جانتی ہوں۔ مگر کاہن اعظم ہر وقت اپنے
آپ کو جادو کی لہروں سے محفوظ رکھتا ہے۔ لیکن

ایک راستہ ہے

وہ کیا دیوی۔

ممی شہزادی نے پوچھا

دیوی نے کہا

آج سے دس ہزار سال پہلے خلا سے کچھ آدمی
اس صحرا میں اپنے خلائی جہاز میں اترے تھے۔ ان دنوں
یہاں ایک چشمہ بہتا تھا۔ اس چشمے میں ایک قسم کی
دھات کے ذرات بھی زمین سے نکل کر بہتے تھے۔
خلائی مخلوق ان ذرات کو جمع کرنے یہاں آئی تھی۔ اس
جگہ سے جنوب کی طرف ایک پہاڑی ہے۔ یہ خلائی
لوگ اس پہاڑی کے غار میں آکر ٹھہرے تھے
وہ ایک ماہ تک یہاں چشمے میں بہتی دھات کے
ذرات جمع کرتے رہے۔ پھر واپس اپنے ستارے کی
طرف واپس چلے گئے۔ ان میں ایک آدمی یہاں
کسی حادثے کی وجہ سے آگ میں جل کر ہلاک ہو گیا
تھا۔ اس ہلاک ہونے والے خلائی آدمی کا سارا جسم
راکھ بن گیا مگر اس کی کھوپڑی کا صرف اوپر کا پیالہ
نما حصہ باقی رہ گیا تھا۔ خلائی مخلوق نے اپنے ساتھی
کی کھوپڑی کا پیالہ غار کے اندر ایک چوکور پتھر کے نیچے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دفن کر دیا۔ اگر تم اس خلائی کھوپڑی کے پیالے کو وہاں سے نکال لاؤ اور اس پیالے میں پانی ڈال کر کسی طرح کاہن اعظم کو پلا دو تو کاہن اعظم کی ساری یادداشت غائب ہو جائے گی۔ اسے بالکل یاد نہیں رہے گا۔ کہ وہ کون ہے اور کیا کرنا چاہتا تھا۔ پھر وہ ایک بیکار آدمی ہوگا۔ نہ وہ جادو کر سکے گا اور نہ کسی کے خلاف کوئی سازش تیار کر سکے گا یوں تمہیں اس دشمن سے نجات مل جائے گی۔

ممی شہزادی نے کہا

میں ابھی جاکر کھوپڑی کا پیالہ نکال لاتی ہوں پھر سوچوں گی کہ کاہن کو اس میں سے پانی کس طرح پلایا جائے۔

دیوی کی آواز آئی۔

مگر اسے سوائے خلائی انسان کے اور کوئی اگر ہاتھ لگائے گا تو جل کر مر جائے گا۔ تم بھی ایک بار پھر ختم ہو جاؤ گی۔

ممی شہزادی نے حیران ہو کر پوچھا

تو پھر کھوپڑی کا پیالہ کس طرح سے نکالا جائے دیوی اشتر ؟

کیٹی خاموش تھی۔ اور سوچ رہی تھی کہ دیکھیں دیوی اشتر آگے کیا کہتی ہے۔ دیوی کی آواز آئی۔

تمہاری خوش قسمتی ہے کہ جو لڑکی کیٹی تمہارے پاس کھڑی ہے وہ خود خلائی مخلوق ہے۔ کیٹی بڑی آسانی سے کھوپڑی نکال سکتی ہے۔

ممی شہزادی نے حیران ہو کر کیٹی کی طرف دیکھا اور بولی۔

کیٹی! کیا تم سچ مچ خلائی مخلوق ہو؟

کیٹی نے مسکرا کر کہا

دیوی اشتر نے ٹھیک کہا ہے۔ میں واقعی خلائی مخلوق ہوں اور ایک عرصہ ہوا اپنے سیارے کو چھوڑ کر اس زمین پر آباد ہو گئی ہوں۔ میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔

دیوی اشتر نے کہا

اب تم جاؤ۔

ممی شہزادی نے دیوی کا شکریہ ادا کیا اور دونوں سہیلیاں چوتھے اہرام سے نکل کر صحرا کی اس پہاڑی کی طرف چل پڑیں جس کے غار میں خلائی کھوپڑی دفن تھی۔ پہاڑی زیادہ دور نہیں تھی۔ اس کے غار میں اندھیرا تھا مگر کیٹی چونکہ اندھیرے میں بھی دیکھ لیتی تھی اس لئے وہ جلد اس پتھر کے پاس آگئی جس کے نیچے خلائی آدمی کی کھوپڑی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دفن تھی ۔ دونوں نے پتھر کو ہٹا دیا ۔ ریت کو کھودا تو نیچے کھوپڑی نظر آگئی ۔ ممی شہزادی نے کہا۔

کیٹی ! اب اسے تم ہی نکال سکتی ہو۔

کیٹی نے کھوپڑی کو ریت ہی سے نکال لیا ۔ یہ کھوپڑی پوری نہیں تھی بلکہ صرف سر کے اوپر والے حصے کا پیالہ سا باقی رہ گیا تھا۔ کیٹی کو اپنے ہاتھ میں کھوپڑی کے پیالے سے اٹھنے والی لہروں کی گرمی کا احساس ہو رہا تھا کیٹی نے کہا

خلائی کھوپڑی تو ہمیں مل گئی ۔ اب سوچنا یہ ہے کہ کاہن کو اس میں سے پانی کس طرح پلایا جائے ؟

دونوں غار سے باہر نکل کر شاہی محلوں کی طرف چلنے لگیں۔ ممی شہزادی نظر نہیں آرہی تھی مگر کیٹی اپنے پورے جسم کے ساتھ نظر آرہی تھی ۔ اس کے ہاتھ میں خلائی کھوپڑی تھی ۔ ممی شہزادی نے کہا

کیٹی ! کاہن اعظم سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہمیں ایک منصوبہ تیار کرنا ہوگا اور وہ منصوبہ یہ ہے کہ تم کسی طرح سے کاہن اعظم کے محل میں خادمہ بن کر ملازمت کرو گی۔ پھر کاہن اعظم کو اس کھوپڑی کے پیالے کا پانی پلانے کی کوشش کرو گی اس کے سوا اور

کوئی راستہ مجھے نظر نہیں آتا ۔ کاہن اعظم بڑا چالاک ہے وہ یونہی کسی کے جال میں آنے والا نہیں ہے ۔

کیٹی نے کہا

تم نے مجھ کو پھر سے بڑا کر کے مجھ پر احسان کیا ہے شہزادی ۔ میں اس احسان کا بدلہ چکاتے ہوئے کاہن اعظم سے تمہارے باپ کو ضرور نجات دلاؤں گی میں کسی طرح کاہن کے محل میں ملازمت کرنے کی کوشش کرتی ہوں ۔ لیکن میں یہ کھوپڑی اپنے پاس نہیں رکھ سکتی ابھی ۔

ممی شہزادی نے کہا

تم اسے محل کے باہر دریائے نیل کے کنارے کسی مناسب جگہ زمین میں دبا دو ۔ جب ضرورت پڑے گی تم اسے نکال کر لے جانا ۔

کیٹی نے پوچھا

مگر تم کہاں ہو گی ؟

ممی شہزادی نے جواب دیا۔

میں تمہیں چوتھے اہرام کے تہہ خانے میں ہی ملوں گی اب تم شاہی محل کی طرف جاؤ ۔ میں اہرام کی طرف واپس جاتی ہوں ۔ کاش میں تمہاری کچھ مدد کر سکتی ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیٹی نے کہا

تم فکر مت کرو۔ شہزادی۔ میں صبح ہوتے ہی کاہن اعظم کے محل پر جاکر اس سے ملوں گی اور ایسی باتیں کروں گی کہ وہ مجھے اپنے ہاں خادمہ کے طور پر رکھ لے گا۔

ممی شہزادی خدا حافظ کہہ کر اہرام کی طرف واپس چلی گئی۔

کیٹی نے دریا کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ شاہی محلات دریا کی دوسری طرف تھے۔ ان محلات میں سے ایک چھوٹا سا محل کاہن اعظم کا بھی تھا۔ ابھی صبح نہیں ہوئی تھی اور وزیر اعظم کی موت کا کسی کو علم نہیں ہوا تھا۔ کیٹی نے ایک پل پر سے دریا عبور کیا اور پھر ایک جگہ دریا کے کنارے کھجور کے درخت کے نیچے زمین کھود کر خلائی کھوپڑی کو چھپا دیا۔ اس کے بعد وہ دریا کے کنارے بیٹھ گئی اور صبح کا انتظار کرنے لگی۔ جب صبح کی روشنی چاروں طرف پھیل گئی تو محل کی طرف سے شور کی آوازیں سنائی دیں۔ کیٹی سمجھ گئی کہ وزیر اعظم کی موت کا پتہ چل گیا ہے۔ کیٹی نے دن کی روشنی میں اپنے جسم کو دیکھا۔ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھی۔ اس نے دریا کے پانی سے منہ ہاتھ دھویا۔ بالوں کو دھوکر خشک کر کے جھٹکا۔ کنگھی پھیری اور کاہن کے محل کی طرف روانہ ہو گئی۔ کاہن کے محل میں خاموشی چھائی تھی۔ دو

عورتیں محل کے قریب ہی باغ میں خاموش بیٹھی تھیں۔ شکل صورت سے وہ محل کی نوکرانیاں لگ رہی تھیں۔ کیٹی نے قریب جاکر اس ملک کے رواج کے مطابق انہیں سلام کیا اور کہا کہ میں گاؤں سے آئی ہوں۔ میرا کوئی نہیں ہے۔ اکیلی ہوں۔ اگر کہیں نوکری مل جائے تو دعائیں دوں گی۔ ایک ادھیڑ عمر کی خادمہ نے کیٹی کی طرف دیکھا اور بولی

تم کیا کام کر سکتی ہو؟

کیٹی نے کہا

میں کھانا پکا سکتی ہوں۔ برتن دھو سکتی ہوں اور کمروں کی صفائی وغیرہ کر لیتی ہوں۔

نوکرانی نے کہا

ابھی یہاں بیٹھو۔ ہمارے وزیر اعظم کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہمارا مالک کاہن ادھر گیا ہے۔ واپس آئے گا تو تمہارے بارے میں بات کروں گی۔

پھر کیٹی کی طرف دیکھ کر بولی۔

مگر میں تمہیں ایک شرط پر نوکری دلوا سکتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ تمہیں جو تنخواہ ملے گی اس میں سے آدھی تنخواہ تمہیں ہر ماہ مجھے دینی ہو گی۔

کیٹی نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے منظور ہے ۔آپ جو کہیں گی ۔ میں ویسے ہی کروں گی

بوڑھی خادمہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اس لڑکی کو بھی میں نے ہی یہاں رکھوایا تھا۔ یہ بھی مجھے ہر ماہ آدھی تنخواہ دیتی ہے۔ مگر یاد رہے۔ اس کا ذکر تم کسی سے نہیں کرو گی۔ اگر کسی سے ذکر کیا تو تمہاری بات پر کوئی اعتبار نہیں کرے گا اور میں تمہیں محل سے نکلوا دوں گی۔

کیٹی بولی۔

بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنی محسن کے خلاف کوئی بات کروں۔ میں کسی سے بات نہیں کروں گی۔ آپ بے فکر رہیں۔

کیٹی اس بوڑھی خادمہ کے پاس بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کاہن اعظم ایک رتھ پر سوار واپس آ گیا۔ کیٹی نے دیکھا کہ اس کا چہرہ پریشان پریشان تھا۔ پریشان کیوں نہ ہوتا۔ اس کی ساری محنت پر پانی پھر گیا تھا۔ کہاں وہ ممی شہزادی کی مدد سے فرعون کو ہلاک کروانا چاہتا تھا اور اب خود اس کا ساتھی اس سازش کا شکار بن گیا تھا۔ یعنی وزیر اعظم اگلی دنیا کو سدھار گیا تھا۔ کاہن اعظم اپنے ہی

خیالوں میں ڈوبا محل کے اندر چلا گیا۔

وڑھی خادمہ نے کیٹی سے کہا

تو اسی باغ میں بیٹھ۔ میں اندر جاکر موقع دیکھ کر بات کروں گی۔ جانا مت۔ ہو سکتا ہے مجھے دیر ہو جائے۔

یٹی نے کہا

آپ بے فکر رہیں جی۔ میں سارا دن اسی جگہ بیٹھی رہوں گی مجھے نوکری کی سخت ضرورت ہے۔

ڑھی خادمہ اپنی ساتھی کے ہمراہ کاہن کے محل میں چلی گئی۔ کیٹی ر بڑا اطمینان ہو گیا تھا کہ اسے اتنی جلدی کاہن اعظم کے محل ں نوکری کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ وہ باغ میں ایک درخت ے نیچے آکر بیٹھ گئی۔ اسے وہاں بیٹھے بیٹھے دوپہر ہو گئی۔ پھر تیسرا پہر آ گیا۔ سورج غروب ہونا شروع ہو گیا۔ آخر ں کے دروازے پر بوڑھی خادمہ نمودار ہوئی۔ اس نے اشارے ے کیٹی کو اپنی طرف بلایا اور کہا

میرے ساتھ آؤ میں نے کاہن سے بات کر لی ہے۔ مالک تمہیں دیکھنا چاہتا ہے۔ اس سے زیادہ بات نہ کرنا۔

ٹی دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ بوڑھی خادمہ کے ہمراہ چل ی۔ جب وہ کاہن اعظم کے کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھا کہ کمرہ خوب سجا ہوا تھا۔ دیوار کے ساتھ تخت لگا تھا جس پر زرد کپڑوں والا کاہن اعظم بیٹھا ایک رجسٹر پر کچھ لکھ رہا تھا۔ پاس ہی اگر بتیاں سلگ رہی تھیں۔ شمع دان روشن تھا۔ پیچھے ستون پر بلی کا بت لگا تھا۔ بوڑھی خادمہ خاموشی سے کھڑی ہو گئی۔ کیٹی کو بھی اس نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ تھوڑی دیر بعد کاہن اعظم نے رجسٹر پر لکھنا بند کیا اور آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔ بوڑھی خادمہ اور کیٹی نے ادب سے سلام کیا۔

کاہن اعظم نے کہا

کیا یہی وہ لڑکی ہے؟

بوڑھی خادمہ نے کہا

ہاں مالک! گاؤں سے آئی ہے۔ آگے پیچھے اس کا کوئی نہیں۔ آپ کا حکم ہو تو باورچی خانے میں رکھوا دوں۔ کھانا اچھا پکا لیتی ہے۔

کاہن اعظم بڑے غور سے کیٹی کو دیکھ رہا تھا۔ ایسی خوبصورت سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکی اس نے مصر میں پہلے نہیں دیکھی تھی

کاہن نے پوچھا

تمہارا نام کیا ہے؟

کیٹی نے کہا،

کیٹی میرا نام ہے مالک۔

کاہن نے سوال کیا

تم مجھے مصر کی رہنے والی نہیں لگتی ہو۔ کہاں تمہارا گھر ہے؟

کیٹی نے فوراً جواب دیا۔

مالک! میرے ماں باپ ملک یونان کے رہنے والے تھے۔ میں یونان میں ہی پیدا ہوئی تھی۔ ماں باپ مر گئے تو مصر کے گاؤں میں اپنی نانی کے پاس آ گئی۔ نانی کے مرنے کے بعد اکیلی رہ گئی تھی۔ اس لئے نوکری کرنے آپ کے محل پر حاضر ہو گئی ہوں۔

کاہن اعظم کچھ دیر کیٹی کو غور سے دیکھتا رہا پھر بولا۔

ٹھیک ہے۔ تم کو رکھ لیا گیا ہے

کیٹی نے شکریہ ادا کیا اور بوڑھی خادمہ کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی۔ کیٹی کو باورچی خانے میں کام پر لگا دیا گیا۔ اسے وہیں محل کے نوکروں کی کوٹھڑیوں میں ایک کوٹھڑی مل گئی جہاں وہ رات بسر کر سکتی تھی۔ کیٹی نے باورچی خانے میں دوسری عورتوں کے ساتھ کھانے پکانے کا کام شروع کر دیا۔ وہ کسی طریقے سے کاہن اعظم کے قریب رہ کر اس کی خاص خادمہ کا مقام حاصل کرنا چاہتی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاکہ اسے کاہن اعظم کو خلائی کھوپڑی میں پانی پلانے کا موقع مل سکے۔ مگر اسے کوئی طریقہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ دوسری طرف کاہن اعظم اسے بھول گیا تھا۔

یونہی تین چار دن گزر گئے۔ ممی شہزادی جو پہلے اہرام کے تہہ خانے میں موجود تھی۔ خلائی کھوپڑی دریا کے کنارے کھجور کے درخت کے تلے دفن تھی۔ کاہن اعظم کو اپنے غلام کے ذریعے یہ پتہ چل چکا تھا کہ کسی نے مردہ خانے میں جاکر تھال میں سے بڑے ہار کے پھول کو توڑ ڈالا تھا جس کی وجہ سے ممی شہزادی پر اس کا طلسم کام نہ کر سکا تھا اور وہ سانپ کا روپ بدل کر فرعون کو ڈس نہیں سکی تھی۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ممی شہزادی تابوت میں سے غائب ہو چکی ہے اور وہ اسے دکھائی نہیں دے گی۔ یہ اس کے پہلے طلسم کی وجہ سے تھا۔ کاہن اعظم اندر ہی اندر بہت پریشان اور گھبرایا ہوا تھا اگرچہ ممی شہزادی کی لاش غائب ہو کر بھی اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی کیونکہ کاہن اپنے اردگرد ہر وقت ایسے منتروں کا طلسمی دائرہ ڈالے رکھتا تھا کہ کوئی جادو اس پر اثر نہیں کر سکتا تھا۔ پھر بھی اسے یہ گوارا نہیں تھا کہ ممی شہزادی غیبی حالت میں یوں آزادی سے چلتی پھرتی رہے۔

کیٹی کو کاہن کے محل میں کام کرتے پانچواں روز تھا کہ کاہن اعظم نے ممی شہزادی کے غیبی جسم کا کھوج لگانے کے لئے ایک خاص طلسمی زائچہ بنایا۔ اس زائچے کی مدد سے وہ یہ ضرور معلوم کر سکتا تھا کہ ممی شہزادی کا جسم کس مقام پر ہے۔ اس نے زائچہ بنا کر غور سے دیکھا تو تعجب کی بات تھی کہ زائچہ بالکل نہیں بتا رہا تھا کہ ممی شہزادی کس جگہ پر چھپی ہوئی ہے۔ کاہن اعظم بڑا حیران ہوا۔ زائچہ بالکل گونگا بن گیا تھا۔ شاید یہ دیوی اشتر کی توجہ کی وجہ سے تھا۔ مگر سب سے زیادہ حیرانی کاہن کو اس بات پر ہوئی کہ زائچہ اس کے محل میں آنے والے ایک نئے اجنبی انسان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ ظاہر کر رہا تھا کہ اس نئے انسان سے جو ایک عورت ہے کاہن اعظم کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کاہن اعظم نے سوچا تو وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کے محل میں جو نئی عورت آئی ہے وہ نئی نوکرانی کیٹی کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اسے پہلے بھی کیٹی کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک نظر آئی تھی۔ زائچہ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔

کاہن نے سوچا۔ کیا یہ لڑکی کسی خاص مقصد کے تحت اس کے محل میں بھیجی گئی ہے؟ اگر ایسی بات ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو اسے کیٹی کو اپنے اعتماد میں لے کر اس سے کسی طرح یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ کون ہے اور اسے ممی شہزادی نے تو یہاں نہیں بھیجا؟

کاہن اعظم کے پاس کئی ایسے جادوئی منتر تھے جن کی مدد سے وہ کیٹی کو بے ہوش کرکے اس سے اس کے دل کا حال معلوم کر سکتا تھا۔ کاہن نے فیصلہ کیا کہ وہ کیٹی کو اپنی خدمت پہ لگا لے گا اور پھر ایک روز اس پہ منتر پھونک کر اسے بے ہوش کر دے گا اور اس کے دل کا حال معلوم کر لے گا۔ اسی روز شام کو کاہن نے کیٹی کو اپنے کمرے میں بلایا اور جب وہ آئی تو اسے کہا

میں نے دیکھا کہ تم کھانا اتنا اچھا نہیں بناتی ہو۔ البتہ تم چونکہ پڑھ لکھ سکتی ہو اسلئے میرے کاغذات کی نقل اتارنے کا کام خوب کر سکوگی۔ کیا خیال ہے تمہارا؟

کیٹی تو خود اس موقعہ کی تلاش میں تھی۔ اسے اور کیا چاہیئے تھا۔ فوراً بولی۔

مالک آپ جو حکم کریں میں خوشی سے اس پر عمل کروں گی۔

کاہن گہری نظروں سے کیٹی کو دیکھ رہا تھا بولا۔

بس ٹھیک ہے تم کل سے میرے کمرے میں آکر کام شروع کر دینا۔

کیٹی بڑی خوش خوش واپس چلی گئی۔ وہ تو پہلے ہی سوچ رہی تھی کہ ایسی کونسی ترکیب لڑائی جائے کہ کاہن کے قریب رہنے اور اس کا اعتماد حاصل کرنے کا موقعہ مل سکے۔ اب قدرت نے خود ہی اسے یہ موقعہ مہیا کر دیا تھا۔ دوسرے دن وہ کاہن کے کمرے میں حاضر ہوگئی۔ کاہن اس وقت شاہی محل کی طرف جا رہا تھا۔ اس نے یونہی کیٹی کو کچھ کاغذات دے کر کہا

میرے آنے تک ان کی ایک ایک نقل تیار کر دو۔ میں دوپہر تک آ جاؤں گا۔

کیٹی نے اسی وقت سادہ کاغذ پر لکھی ہوئی تحریر نقل کرنا شروع کر دی۔ یہ معبد کے خرچ وغیرہ کا حساب تھا۔ کاہن نے بغیر کسی مقصد کے اسے دے دیا تھا۔ اس کا اصل مقصد تو کیٹی سے اس کے دل کا راز معلوم کرنا تھا کہ وہ کون ہے اور ممی شہزادی سے کہاں ملی؟ کیسے ملی؟ اور اب وہ کہاں ہے اور اس نے اسے وہاں کیوں بھیجا ہے۔ دوسری طرف کیٹی سوچ رہی تھی کہ اب اسے دریا پہ جاکر خلائی کھوپڑی نکال کر اپنے پاس رکھ لینی چاہیئے۔ کیونکہ کوئی پتہ نہیں کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی کب ضرورت پڑ جائے۔ دوپہر کے بعد کاہن واپس آگیا۔ اس نے کیٹی کی نقل کی ہوئی دستاویزیں دیکھیں۔ یہ ظاہر کرنے لگا کہ میں بہت خوش ہوا ہوں کیٹی تم نے کمال کر دیا ہے۔ تم تو بڑی اچھی لڑکی ہو۔ اسی قسم کی باتیں کرتا کاہن دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کچھ اور کاغذات تھے۔ کہنے لگا۔

یہ تم کل نقل کرنا۔ اب تم باغ میں جا کر جو میں نے خاص طور پر پھول لگائے ہیں ان کی دیکھ بھال کرو۔ ساتھ ہی تمہارا دل بھی بہل جائے گا۔ تم تھک گئی ہو گی۔

کیٹی بڑی خوش ہوئی۔ اس نے بہت جلد کاہن اعظم کی خوشنودی حاصل کر لی تھی۔ یہ بات اس کے لئے بہت ہی اچھی تھی۔ وہ سلام کر کے باغ میں چلی دی۔

شہزادی کی دوسری موت

دوسرے روز بھی کاہن نے کیٹی سے بڑا اچھا سلوک کیا۔ اس نے اسے اپنے دسترخوان پر ساتھ بیٹھا کر کھانا کھلایا دوسری خادمائیں خاص طور پر بوڑھی خادمہ بڑی حیران تھی کہ کیٹی نے کاہن پر کیا جادو کر دیا ہے کہ وہ اسے اپنے پاس لے گیا ہے۔ مگر کسی کو زبان کھولنے کی ہمت نہیں تھی۔ اسی روز شام کو کاہن اعظم نے کیٹی پر منتر پھونک کر اس کے دل کا حال اگلوانے کا فیصلہ کر لیا۔ جب شام ہوئی تو کاہن نے کیٹی سے کہا کہ میرے کمرے میں جاؤ۔ وہاں پلنگ پر ایک کتاب پڑی ہے۔ وہ اٹھا لاؤ۔

کیٹی خوشی خوشی کاہن کے کمرے میں چلی گئی۔ کاہن نے اپنے کمرے میں پہلے ہی سے جادو کا ایک دائرہ کھینچ دیا تھا۔ جونہی کیٹی کمرے میں داخل ہونے کے بعد اس دائرے میں سے گزری اسے ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ قالین پر گر پڑی۔ دیوی اشتر نے چونکہ کیٹی کے

جسم پر اپنی آنکھ کی روشنی ڈال دی تھی اور کہا تھا کہ ایک برس تک اس پر کسی کے جادو کا اثر نہیں ہوگا۔ اسی لیے کیٹی پر بھی کاہن کے طلسم کا اثر نہ ہوا۔ مگر وہ فوراً سمجھ گئی کہ یہ کاہن کے جادو کا اثر ہے۔ اب وہ یہ پتہ کرنا چاہتی تھی کہ کاہن نے اس کے خلاف طلسم کا یہ جال کیوں بچھایا ہے۔ کیا اسے کیٹی پر شک ہو گیا ہے؟ کیا وہ اس سے جادو کے ذریعے کوئی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے؟ یہ سوچ کر کیٹی قالین پر ہی پڑی رہی اور اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلی۔ وہ یہ ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ اس پر کاہن کے جادو کا اثر ہو گیا ہے۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں۔ اس نے ہلکے ہلکے کانپنا شروع کر دیا تھا اسے گرتے دیکھ کر کاہن بھی کمرے میں آ گیا۔

کاہن نے جھک کر کیٹی کو غور سے دیکھا۔ کیٹی بے ہوشی کے عالم میں آہستہ آہستہ کانپ رہی تھی۔ پھر اس کا جسم بے حس ہو گیا۔ کاہن لے اسے اٹھایا اور پلنگ پر لیٹا دیا۔ وہ خوش تھا کہ اب کیٹی اپنے دل کا راز اگل دے گی اور کاہن کو پتہ چل جائے گا کہ وہ اس کے پاس کیا مقصد لے کر آئی ہے۔ دوسری طرف کیٹی بھی یہ معلوم کرنے کے لئے بے تاب تھی کہ کاہن نے اسے کس لئے بیہوش

کیا ہے۔

وہ پلنگ پر لیٹی تھی۔ آنکھیں بند تھیں اور کبھی کبھی جان بوجھ کر حلق سے ایسی آواز نکال دیتی تھی جیسے خواب کی دنیا میں پہنچ گئی ہو۔ کاہن نے دروازہ اندر سے بند کر دیا اور کیٹی کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ کی نبض اپنے ہاتھ میں لی اور بولا۔

تو کون ہے۔ تجھے کس نے یہاں بھیجا ہے؟

کیٹی کا شک ٹھیک نکلا۔ چونکہ کاہن کے جادو کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا اس لئے وہ کاہن کو کیسے بتا دیتی کہ اسے ممی شہزادی نے وہاں بھیجا ہے چنانچہ اس نے خواب ایسی آواز میں کہا

میرا نام کیٹی ہے۔ مجھے کسی نے یہاں نہیں بھیجا۔

کاہن کے چہرے پر کچھ فکرمندی کے اثرات آ گئے۔ اس نے ایک اور منتر پڑھ کر کیٹی کے چہرے پر پھونکا۔ یہ بڑا زبردست منتر تھا اور اس کے اثر سے تھوڑی دیر کے لئے مردہ بھی بول پڑتا تھا۔ اور پتھر بھی اپنے دل کا راز اگل دیتے تھے مگر چونکہ کیٹی پر اس کے جادو کا اثر ہی نہیں ہو رہا تھا اس لئے وہ اسے اپنے دل کا راز کیسے بتا سکتی تھی۔ کاہن نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا تجھے ممی شہزادی نے یہاں بھیجا ہے۔ وہ کہاں ہے۔کیا پھولوں کا ہار تم نے توڑا تھا؟

کیٹی نے پھر اسی خواب ایسے انداز میں کہا

ممی شہزادی کون ہے؟ کہاں ہے؟ میں کسی ممی شہزادی کو نہیں جانتی۔

کاہن نے کہا

پھولوں کا ہار کس نے توڑا تھا۔ مردہ خانے میں؟

کیٹی سمجھ گئی کہ کاہن اصل بات معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا۔

کونسا پھولوں کا ہار۔ میں نے کوئی پھولوں کا ہار نہیں دیکھا۔

کاہن عجیب کش مکش میں پھنس گیا۔ اس نے ایک اور منتر پڑھ کر کیٹی منہ پہ پھونکا اور بولا

سچ سچ بتا تو کون ہے اور یہاں کس لئے آئی ہے؟

کیٹی نے اسی خواب ایسی آواز میں کہا

میں کیٹی ہوں۔ میرے ماں باپ یونانی ہیں وہ مرگئے تو میں مصر اپنی نانی کے پاس آگئی۔ نانی نے میرا ساتھ چھوڑا تو کاہن اعظم کی خدمت میں آگئی ہوں وہ مجھ پر بڑی شفقت کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے دنیا

میں عزت کی روٹی کھا رہی ہوں۔

کاہن اعظم شاپٹا کر رہ گیا کیٹی اپنے دل کا راز بتا رہی تھی وہ وہی کہہ رہی تھی جو اس کے دل میں تھا۔ تو کیا زائچے نے غلط بتایا ہے؟ کاہن کو اپنے طلسم پر بہت اعتقاد تھا جو طلسم اس نے کیٹی پر پھونکا تھا اس کے اثر سے جانور بھی انسانی آواز میں اپنے دل کا راز بتا دیتے ہیں اس حساب سے کیٹی نے جو کچھ بتایا تھا وہ صحیح تھا۔ کاہن کو یقین ہو گیا کہ کیٹی جھوٹ نہیں بول رہی۔ کیونکہ اس کا طلسم جھوٹ نہیں بلوا سکتا تھا۔ اس کا طلسم غلط نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اس کے طلسم کے اثر سے کیٹی جو کچھ کہہ رہی تھی ٹھیک اور سچ کہہ رہی تھی۔

کاہن نے کیٹی کے منہ پر ہوش میں لانے والا منتر پڑھ کر پھونکا۔ کیٹی نے اب بھی آنکھیں نہ کھولیں۔ کیونکہ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ کاہن نے اس پر ہوش میں لانے والا منتر پھونکا ہے۔ اس نے اپنی آنکھیں بند ہی رکھیں کاہن نے کیٹی کو ہلاتے ہوئے کہا

کیٹی! ہوش کرو۔ ہوش کرو۔ ہوش میں آؤ۔

اب کیٹی سمجھ گئی کہ کاہن اسے ہوش میں لانا چاہتا ہے اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھول دیں اور حیران ہو کر بولی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مالک! میں کہاں ہوں جو مجھے کیا ہو گیا تھا؟

کاہن نے کہا

تم کو میں نے اندر کتاب لانے بھیجا تھا۔ مگر تم بے ہوش ہو گئیں۔ کیا چکر آ گیا تھا؟

کیٹی اٹھ کر بیٹھ گئی اور سر کو پکڑتے ہوئے بولی۔

ہاں مالک۔ شاید مجھے چکر میں آ گیا تھا۔ بس گر پڑی۔ پھر ہوش نہیں رہا۔

کاہن نے اٹھتے ہوئے کہا

اب تم اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو۔ آج تمہیں کام کرنے کی ضرورت نہیں۔

کیٹی نے بہت کہا کہ مالک میں بالکل ٹھیک ہوں۔ مگر کاہن نے اسے زبردستی اس کے کمرے میں بھیج دیا۔ کیٹی کے جانے کے بعد کاہن نے ایک بار پھر زائچہ بنا کر دیکھا۔ زائچہ اب بھی کیٹی کی طرف اشارہ کر رہا تھا مگر کاہن کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس نے زائچے کو بند کر دیا۔ زائچہ غلط بتا رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کاہن کو زائچے سے زیادہ اپنے طلسمی منتروں پر بھروسہ تھا اور اس کے طلسمی منتروں نے ثابت کر دیا تھا کہ کیٹی کے دل میں کچھ نہیں ہے۔ کبھی کبھی زائچہ جھوٹ بھی بولتا ہے۔ کاہن

نے یہی سوچ لیا تھا۔ اب وہ کیٹی کی طرف سے بے نیاز ہو گیا اور اس نے دوسرے دن کیٹی کو دوبارہ واپس کچن میں کام کرنے کا حکم دے دیا۔ کیٹی بڑی پریشان ہوئی۔ اب اس کے لئے دوبارہ کاہن کے قریب آنا مشکل کام تھا۔ وہ بھی سمجھ گئی کہ چونکہ اس کے بارے میں کاہن کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ بے ضرر ہے اور اس سے اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس لئے کاہن نے کیٹی کو باورچی خانے میں واپس بھیج دیا تھا۔ اب کیا ہو سکتا تھا۔ کیٹی نے سوچا کہ اب وہ کوئی دوسری ترکیب استعمال کرے گی۔ ایک بات میں وہ کامیاب ہو گئی تھی کہ اس نے کاہن کا اعتماد حاصل کر لیا تھا اور وہ اس کے محل میں ہی تھی۔ اگر کاہن اسے اپنے محل ہی سے نکال دیتا تو کیٹی کے لئے وہاں دوبارہ داخل ہونا کافی مشکل تھا۔ کیٹی نے اب دوسری ترکیب پر غور شروع کر دیا

وہ چاہتی تھی کہ چھوٹے اہرام میں جا کر ممی شہزادی کو یہ ساری کارروائی بتا آئے مگر یہ سوچ کر وہاں نہ گئی کہ اگر کسی نے اس کا تعاقب کرنا شروع کر دیا تو کام الٹا پڑ جائے گا۔ اسی خیال سے کیٹی ابھی خلائی کھوپڑی بھی اپنے پاس نہیں لائی تھی۔ دو تین دن اور گزر گئے۔ آخر مصر کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موسم بہار کا میلہ آگیا۔ اس تہوار کے موقع پر درباری اور امیر لوگ بڑی بڑی دعوتیں کرتے اور جب دعوت کا جشن اپنے عروج پر ہوتا تو محل یا حویلی کے خادم اور خادمائیں مردوں کی کھوپڑیوں میں مشروب ڈال کر مہمانوں کو پلاتی تھیں۔ اس سے یہ ثابت کرنا مقصود ہوتا تھا کہ یہ دنیا فانی ہے جس کھوپڑی میں تم اس وقت شربت پی رہے ہو ایک روز تمہاری کھوپڑی بھی ایسی ہی بن جائے گی اگرچہ آج تم نے اپنے سر پر تاج پہن رکھا ہے۔ کیٹی بہت خوش ہوئی یہ بڑا سنہری موقع تھا۔ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتی تھی۔

اسی رات کو جب ہر طرف اندھیرا چھا گیا اور محل کے سب لوگ سو گئے تو کیٹی نے ایک تھیلا لیا، جسم کو کالی چادر میں ڈھانپا اور محل کے خفیہ دروازے سے نکل کر دریائے نیل کی طرف روانہ ہو گئی۔ وہ آج رات دریا کے کنارے سے خلائی کھوپڑی لے آنا چاہتی تھی۔ کیونکہ بہار کا تہوار دو روز بعد ہی تھا۔ وہ بڑی احتیاط سے باہر نکلی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اس کا کوئی شخص پیچھا نہیں کر رہا لیکن بوڑھی خادمہ جس نے کیٹی کو وہاں نوکر رکھوایا تھا جاگ پڑی تھی اور کیٹی

کو چوروں کی طرح محل سے باہر جاتے دیکھ کر اس کے پیچھے لگ گئی تھی۔

اس خادمہ کو کیٹی سے بڑی سخت دشمنی ہو گئی۔ پہلے تو وہ اس لئے کیٹی سے حسد کرتی تھی کہ کاہنہ نے اسے اپنی خاص خادمہ رکھ لیا تھا اور اب اس لئے اس سے دشمنی کرنے لگی تھی کہ کاہن کے قریب چلے جانے سے کیٹی نے خادمہ کو آدھی تنخواہ دینی بند کر دی تھی۔ چنانچہ یہ خادمہ کسی ایسے موقعہ کی تلاش میں تھی کہ کیٹی سے کوئی غلطی ہو جائے اور وہ اسے کاہن اعظم کی نظروں سے گرا کر اسے محل سے نکلوا دے۔ اب جب اس نے کیٹی کو آدھی رات کے وقت محل کے خفیہ دروازے کی طرف جاتے دیکھا تو وہ بھی کالی چادر اوڑھ کر دبے پاؤں کیٹی کے پیچھے پیچھے لگ گئی کیٹی دریا کے کنارے پر پہنچ گئی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ خادمہ چھپ گئی۔ جب کیٹی کو تسلی ہو گئی کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا اور وہ وہاں بالکل اکیلی ہے تو اس نے کھجور کے درخت کے نیچے نرم زمین کھودنی شروع کر دی اور خلائی آدمی کی کھوپڑی نکال کر تھیلے میں ڈال لی۔ جب وہ چلنے لگی تو اسے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیٹی نے جلدی سے گھوم کر دیکھا۔ اس کے پیچھے وہی بوڑھی خادمہ کھڑی اسے قہر بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے غصیلی آواز میں کہا

میں جانتی تھی کہ تم ہمارے مالک کاہن اعظم کے خلاف چھپ کر جادو کرتی ہو۔ اب مجھے اس کا ثبوت مل گیا ہے۔ میں ابھی جاکر کاہن اعظم کو بتاتی ہوں کہ تم کھوپڑی پر جادو ٹونہ کر کے اس کو مارنے کی سازش کر رہی ہو۔

کیٹی نے پہلے سوچا کہ وہ اس ادھیڑ عمر خادمہ کو دریا میں دھکیل دے۔ پھر اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا

تم میری بڑی بہن ہو۔ میں تمہارے آگے جھوٹ نہیں بول سکتی۔ میں کوئی جادوگرنی نہیں ہوں۔ نہ ہی میں اپنے مالک پر جادو کر رہی ہوں۔

خادمہ نے پوچھا۔

تو پھر یہ کھوپڑی یہاں کیوں دبا رکھی تھی؟

کیٹی نے اداکاری کرتے ہوئے کہا

تم میری بڑی بہن ہو اور تم نے مجھے یہاں نوکری دلوا کر مجھ پر بڑا احسان کیا تھا۔ میں تم سے کچھ نہیں

چھپاؤں گی۔ بلکہ میں چاہتی ہوں کہ تم بھی میرے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاؤ۔

خادمہ نے تعجب سے کیٹی کی طرف دیکھا اور کہا

یہ تم کیا بے معنی باتیں کر رہی ہو۔

کیٹی نے کھوپڑی تھیلے میں سے نکال کر خادمہ کو دکھائی اور کہا۔

دیکھنے میں تو یہ بڑی عام انسانی کھوپڑی لگتی ہے مگر یہ آب حیات کا پیالہ ہے۔ میری بہن۔ یہ انسانی کھوپڑی عظیم جادوگر سامری کے پڑدادا جادوگر کی ہے جس نے آب حیات کا چشمہ پالیا تھا۔ اس کھوپڑی کی یہ تاثیر ہے کہ اس میں جو کوئی بھی پانی یا مشروب ڈال کر پیئے گا وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائے گا۔ وہ کبھی نہیں مرے گا اور جس عمر میں اس میں پانی پیئے گا اس عمر میں قیامت تک زندہ رہے گا۔ نہ بوڑھا ہوگا۔ نہ مرے گا۔

خادمہ کے لئے یہ بڑی کشش کی بات تھی۔ وہ خود ہمیشہ کے لئے زندہ رہنا چاہتی تھی مگر اسے کیٹی پر پورا بھروسہ بھی نہیں تھا۔ اسے شبہ تھا کہ کہیں اس کھوپڑی میں زہر نہ لگا دیا گیا ہو تاکہ جو کوئی اس میں پانی وغیرہ پیئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زہر کے اثر سے مر جائے۔ اس نے اس شبے کو دور کرنے کے لئے کیٹی سے کہا

لاؤ۔ کھوپڑی مجھے دکھاؤ۔

کیٹی نے کھوپڑی خادمہ کے ہاتھ میں دے دی۔ خادمہ نے کھوپڑی کو اچھی طرح سے دیکھا اور پھر سونگھا۔ اس نے کیٹی سے کہا

اگر اس میں ڈالا ہوا پانی پی کر آدمی ہمیشہ زندہ رہتا ہے تو پہلے تم اس میں پانی ڈال کر پیو۔

کیٹی کو معلوم تھا کہ خادمہ یہی اسے کہے گی۔ وہ اس کے لئے پہلے سے ہی تیار تھی۔ دیوی اشتر کی آنکھ کی روشنی میں غسل کر لے کے بعد ایک برس کے لئے کیٹی کسی قسم کے بھی جادو سے بے نیاز ہو گئی ہوئی تھی۔ اب اس پر خلائی کھوپڑی کا جادو بھی اثر نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے کہا

اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آ رہا تو کوئی بات نہیں۔ میں تمہارے سامنے اس میں دریا کا پانی ڈال کر پیتی ہوں۔

اور کیٹی نے اسی وقت کھوپڑی میں دریا کا پانی بھرا اور اسے پی گئی۔ کیٹی کو معمولی سا خیال تھا کہ کہیں کھوپڑی کے جادو کا اس پر اثر نہ ہو جائے اور وہ اپنی یادداشت

نہ کھو بیٹھے۔ پانی پینے کے بعد کیٹی نے اپنے ذہن پر زور ڈالا۔ اسے سب کچھ یاد تھا۔ اس کی یادداشت غائب نہیں ہوئی تھی۔ خلائی کھوپڑی کا طلسم اس پر اثر نہیں کر سکا تھا۔ کیٹی بڑی خوش ہوئی۔ اس نے کھوپڑی میں دوبارہ دریا کا پانی بھرا اور خادمہ کو پیش کر کے بولی

میں تمہارے احسان کا بدلہ چکانا چاہتی ہوں۔ میری بہن میں چاہتی ہوں کہ میری طرح تم بھی یہ آبِ حیات پی کر ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاؤ۔

کیٹی چاہتی تھی کہ خادمہ کی یادداشت غائب ہو جائے اور وہ واپس محل میں جا کر کاہن کو کھوپڑی کے بارے میں کچھ نہ بتا سکے۔ کیونکہ اگر وہ کاہن اعظم کو بتا دیتی ہے تو وہ کیٹی پر شک کر سکتا تھا اور پھر کبھی اس کھوپڑی میں اس کے ہاتھ سے کچھ نہیں پئے گا۔ خادمہ نے جب دیکھا کہ کیٹی نے اس کے سامنے کھوپڑی میں پانی ڈال کر پیا ہے اور اس پر کو اثر نہیں ہوا تو اسے یقین ہو گیا کہ کھوپڑی میں زہر نہیں ہے۔ اگر اس میں زہر ہوتا تو کیٹی کبھی اس میں پانی ڈال کر نہ پیتی۔ کیٹی نے کہا

میری بہن! دیر نہ کرو مجھے واپس بھی جانا ہے میں یہ کھوپڑی یہاں سے نکال کر اپنے پاس رکھنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بچانا چاہتی ہوں۔

خادمہ بوڑھی ہو رہی تھی۔ وہ زیادہ بوڑھی ہو کر مرنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے کے لالچ میں آ گئی اور کیٹی کے ہاتھ سے کھوپڑی کا پیالہ لے کر سارا پانی غٹا غٹ پی گئی۔ کیٹی بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی جب وہ سارا پانی پی چکی تو اس نے پیالہ کیٹی کو دے دیا اور بولی۔

شکریہ بہن! مجھے بڑی پیاس لگی تھی۔ گاؤں سے پیدل چل کر آ رہی تھی۔ اب واپس اپنے گاؤں جاؤں گی۔

خادمہ کی یادداشت گم ہو چکی تھی۔ یہ پرکھنے کے لیے کہ کہیں ادھیڑ عمر خادمہ کی کچھ یادداشت باقی تو نہیں ہے کیٹی نے کہا

مگر تم تو کاہن اعظم کے گھر پر کام کرتی ہو۔

بوڑھی خادمہ نے ہنس کر کہا

بیٹی میرے اتنے نصیب کہاں کہ کاہن اعظم کے محل میں نوکری کروں۔ میں تو ایک غریب دیہاتی عورت ہوں۔ شہر کی سیر کرنے آئی تھی اب واپس چلی جاؤں گی۔ تم نے مجھے پانی پلایا بیٹی۔ تمہارا شکریہ۔

یہ کہہ کر بوڑھی خادمہ دریا کنارے ایک طرف چل پڑی۔ کیٹی اپنی تسلی کی خاطر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ خادمہ واقعی بدل چکی تھی۔ اسے کچھ یاد نہیں تھا۔ وہ دریا سے ہٹ کر اس سڑک پر چلنے لگی جو دوسرے شہر اور گاؤں کو جاتی تھی۔ کیٹی نے کھوپڑی کپڑے میں لپیٹی اور تیز تیز قدموں سے چلتی خفیہ دروازے سے کاہن اعظم کے محل میں واپس آ گئی۔ اس نے خلائی کھوپڑی کو اپنی چارپائی کے نیچے چھپا کر رکھ دیا۔

کیٹی کو اب موسم بہار کے تہوار کا انتظار تھا۔ دو دن بعد یہ تہوار آیا تو شہر کو لوگوں نے خوب سجایا۔ جگہ جگہ ناچ گانے ہونے لگے۔ شاہی محل میں بھی دعوتیں دی گئیں۔ آخری روز کاہن اعظم نے بھی اپنے محل میں ایک شاندار دعوت دی جس میں شہر کے امیر اور با اثر لوگوں نے شرکت کی۔

کیٹی کو اس دعوت کا انتظار تھا۔ اس نے شام ہی کے وقت خلائی کھوپڑی چارپائی کے نیچے سے نکال کر باورچی خانے میں ایک جگہ رکھ دی تھی۔ دعوت زوروں پر تھی۔ جب آدھی رات گزر گئی تو وہ گھڑی آئی جب مہمانوں کو انسانی کھوپڑیوں میں شربت پلایا جانا تھا۔ کیٹی پہلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہی سے تیار تھی۔ دوسرے غلاموں اور کنیزوں نے انسانی کھوپڑیوں کے پیالوں میں شربت بھرا اور مہمانوں کو پیش کرنے لگے۔ ایک خادمہ اونچی آواز میں کہہ رہی تھی۔

یہ زندگی ایک دھوکہ ہے۔ جن کھوپڑی میں تم شربت پی رہے ہو کل تمہاری کھوپڑی بھی ایسی ہی ہو جائے گی اس لئے اس زندگی کو خوبصورتی اور سکھ کے ساتھ بسر کرو۔

کیٹی نے بھی خلائی کھوپڑی میں شربت بھر لیا تھا۔ وہ یہ شربت صرف کاہن اعظم کو پلانا چاہتی تھی۔ وہ ایک طرف سے ہوکر کاہن کے میز کے پاس آگئی اور کھوپڑی کا پیالہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

میرے مالک! شربت حاضر ہے

کاہن اعظم قہقہے لگاتے ہوئے اپنے دوستوں سے باتیں کر رہا تھا۔ اس نے کیٹی کو دیکھا تو کھوپڑی کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بولا۔

دوستو! یہ زندگی فانی ہے۔ آج میں فرعونِ مصر کا کاہن ہوں۔ کل تابوت میں میری کھوپڑی پڑی ہوگی۔

وہ شربت پینے لگا تو اس کے ایک دوست نے پیالہ اس کے ہاتھ سے لے لیا اور بولا۔

پہلے میں پیئوں گا یہ شربت

کیٹی نے پریشان ہوکر کاہن کے دوست کی طرف دیکھا اسے ڈر تھا کہ کہیں یہ شخص سارا ہی شربت نہ پی لے اور کاہن کے لئے کچھ نہ چھوڑے۔ کاہن کے ساتھی نے کھوپڑی ہی سے آدھا شربت پی لیا اور باقی کا شربت کاہن کو پیش کر دیا اور بولا۔

یہ لو۔ یہ باقی تم پی لو۔

کیٹی دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ کاہن کو دیکھ رہی تھی۔ کاہن کو کیا معلوم تھا کہ یہ خلائی کھوپڑی ہے وہ تو اسے بھی عام کھوپڑی ہی سمجھ رہا تھا۔ سبھی مہمان اس وقت کھوپڑیوں کے پیالوں میں سے شربت پی رہے تھے۔ چنانچہ کاہن اعظم نے باقی کا شربت پی لیا اور کھوپڑی کیٹی کی طرف اچھال کر کہا۔

کیٹی! تمہارا شکریہ۔

کیٹی کھوپڑی سنبھال کر تیزی سے دوسری طرف چلی گئی۔ وہ ایک ستون کے پیچھے جاکر کھڑی ہوگئی اور بڑے غور سے کاہن اور اس کے ساتھی کی طرف دیکھنے لگی۔ وہ ان دونوں کی یادداشت گم ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔ بہت جلد خلائی کھوپڑی کے شربت نے اپنا اثر دکھا دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سب سے پہلے یہ اثر کاہن اعظم کے دوست پر ہوا۔ وہ ایک دم سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا اور بولا۔

میں کہاں آگیا ہوں؟ میں کون ہوں؟ تم لوگ کون ہو؟ میں تو جنگل میں رہتا ہوں۔ میں جنگلی ہوں۔ تم لوگ مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟

یہ کہتا ہوا وہ کھڑکی کی طرف دوڑا اور کھڑکی میں سے باہر باغ میں چھلانگ لگا دی۔ لوگ بڑے حیران ہوئے کہ اس شخص کو بیٹھے بٹھائے یہ کیا ہوگیا ہے۔ مگر سب سے زیادہ حیرانی انہیں اس وقت ہوئی جب ان کے میزبان اور شاہی کاہن اعظم نے بھی کھڑے ہوکر بلند آواز میں کہا

میں دریائے نیل کا غریب مچھیرا ہوں۔ تم لوگ مجھے یہاں کیوں پکڑ لائے ہو۔ میری ماں بیمار ہے میں اس کے لئے دوائی لانے گھر سے نکلا تھا۔ میری ماں میری راہ دیکھ رہی ہے۔ میں جاتا ہوں۔ میں جاتا ہوں۔

لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے تو کاہن اعظم نے تلوار نکال لی اور بولا۔

خبردار کسی نے مجھے ہاتھ لگایا تو میں اسے مار ڈالوں گا۔ تم لوگ میری بیمار ماں کو مارنا چاہتے ہو۔

میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا۔ میری ماں بیمار ہے میں اس کے لئے دوائی لینے آیا تھا۔ میں اس کے لئے دوائی لے کر جاؤں گا۔ ماں! ماں! میں آ رہا ہوں۔ ماں۔

یہ کہہ کر کاہن اعظم نے بھی کھڑکی میں سے باہر چھلانگ لگا دی۔ نوکر اور مہمان اس کے پیچھے دوڑے۔ کاہن بڑی تیزی سے دریا کی طرف بھاگ رہا تھا۔ اندھیرے میں ہی اس نے دریا پر پہنچ کر پانی میں چھلانگ لگا دی۔ اور پھر اندھیرے میں تیرتا ہوا دور نکل گیا۔

کیٹی کا منصوبہ کامیاب ہوگیا تھا۔ کاہن اعظم سے بھی خدا پرست بادشاہ کو نجات مل گئی تھی۔ ساری رات لوگ کاہن اعظم کو تلاش کرتے رہے مگر کاہن اعظم کہیں نہ مل سکا۔ دوسرے روز کیٹی موقع پاکر سیدھی چوتھے اہرام میں گئی تاکہ ننھی شہزادی کو اپنی کامیابی کی خوشخبری سنائے اور اسے بتائے کہ نیک دل بادشاہ اخناطون کے دشمن اس کے راستے سے ہٹا دیئے گئے ہیں۔ وہ گھوڑے پر بیٹھی تھی اور گھوڑا دوڑاتی اہرام کی طرف چلی جا رہی تھی دھوپ نکلی ہوئی تھی اور صحرا کی فضا گرم تھی۔ مگر کیٹی گرمی اور سردی سے بے نیاز تھی۔ وہ گھوڑا دوڑائے چلی جا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہی تھی۔ اہرام دور سے نظر آ رہا تھا۔

اہرام کے دروازے پر جا کر کیٹی نے گھوڑے کو باہر ایک پتھر سے باندھا اور خود اہرام میں داخل ہو گئی۔ اہرام کی سرنگ میں ٹھنڈک اور ہلکا ہلکا اندھیرا تھا۔ کیٹی کو معلوم تھا کہ ممی شہزادی اہرام کے ایک تہہ خانے میں ہو گی۔ نیم تاریک راہ داری میں سے گزرتی ہوئی کیٹی ایک جگہ سے اندھیری سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں آ گئی۔ یہاں اسے ایک جگہ دیوار کے ساتھ ممی شہزادی کھڑی نظر آئی۔

کیٹی نے بڑی مسرت کے ساتھ اس کے قریب جا کر کہا

شہزادی! خلائی کھوپڑی نے کمال کر دیا۔ کاہن اعظم کی یادداشت غائب ہو گئی ہے۔ وہ خود بھی غائب ہو گیا ہے اب تمہارے نیک دل بادشاہ کی زندگی بالکل محفوظ ہے۔

مگر ممی شہزادی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسی طرح دیوار کے ساتھ بالکل سیدھی کھڑی رہی۔ کیٹی نے آگے بڑھ کر اس کے بازو کو ہلایا تو ممی شہزادی دھڑام سے سیدھی زمین پر گر پڑی اور اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ کیٹی کے

منہ سے چیخ نکل گئی۔ تہہ خانے میں موم بتی جل رہی تھی۔ کیٹی نے جھک کر دیکھا۔ ممی شہزادی کے جسم کے ٹکڑے مٹی بن چکے تھے۔ کیٹی نے ایک "ٹکڑے کو اٹھانا چاہا تو وہ ریت بن کر نیچے گرنے لگا۔ ممی شہزادی کا جسم مٹی بن چکا تھا۔

کیٹی بڑی حیران ہوئی کہ ایسا کیوں کر ہو گیا۔

وہ دوڑ کر دیوی اشتر کے تہہ خانے میں آ گئی۔ یہاں دیوی اشتر کا بت اسی طرح کھڑا تھا۔ کیٹی نے بلند آواز میں کہا۔

دیوی! ممی شہزادی کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا اب وہ کبھی زندہ نہیں ہو گی؟

دیوی کی آواز آئی۔

کیٹی! قدرت نے تم سے جو کام لینا تھا وہ لیا جا چکا ہے ممی شہزادی مر چکی ہے۔ اب تو یہاں سے کوچ کر جا۔

کیٹی نے حیران ہو کر کہا

دیوی اشتر! میں کہاں جاؤں؟ مجھے اپنے ساتھیوں عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ کی تلاش ہے۔ میں انہی کے کھوج میں ادھر آئی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیوی نے کہا

اس معاملے میں تمہارے خلائی ساتھی کی کھوپڑی ہی تمہارے کام آ سکتی ہے۔ واپس اپنی کوٹھڑی میں جا کر خلائی کھوپڑی میں پانی ڈال کر پی جا اور تو اپنے ایک ساتھی تھیوسانگ کے پاس پہنچ جائے گا۔

کیٹی نے بے تابی سے کہا

کیا عنبر ناگ ماریا مجھے نہیں ملیں گے؟

دیوی کی آواز آئی

تم مصر کے ملک میں ہو اور میں صرف تھیوسانگ سے ہی تمہیں ملا سکتی ہوں۔ کیونکہ تھیوسانگ بھی اسی ملک میں ہے مگر دو ہزار سال پیچھے کے زمانے میں ہے۔ جب اس ملک کا دارالحکومت تھیبز تھا اس سے زیادہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتی۔ اب تو واپس جا۔ تم سے باتیں کرنے کا میرا وقت ختم ہو رہا ہے۔

دیوی کے چہرے پر جو روشنی تھی وہ بجھ گئی۔ دیوی اشتر خاموش ہو گئی۔ کیٹی تیزی سے اہرام سے نکلی۔ گھوڑے پر بیٹھی اور سیدھی کاہن اعظم کے محل میں جا پہنچی۔ محل میں کاہن اعظم کے چلے جانے سے سب اداس اور خاموش

تھے۔ کیٹی نے کسی غلام یا کنیز سے بات نہ کی اور اپنی کوٹھڑی میں گئی۔ خلائی کھوپڑی نکال کر قمیض کے اندر چھپائی اور واپس دریائے نیل کی طرف روانہ ہو گئی۔ دریا دن کی روشنی میں خاموشی سے بہہ رہا تھا۔ دور ایک کشتی دریا میں چلی آ رہی تھی۔ کیٹی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ خلائی کھوپڑی میں پانی ڈال کر پینے سے دو ہزار سال پہلے کے زمانے میں تھیوسانگ کے پاس کیسے پہنچ جائے گی مگر اس قسم کے تجربوں سے وہ چونکہ پہلے بھی کئی بار گزر چکی تھی اس لئے اسے کوئی پریشانی نہ تھی

کیٹی دریا کے کنارے گھوڑے سے اتری۔ ایک جگہ بیٹھ گئی۔ کھوپڑی میں دریا کا پانی بھرا اور اسے آہستہ آہستہ پی گئی۔ پانی کے پیتے ہی کھوپڑی اپنے آپ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دریا میں جا گری اور ڈوب گئی۔ کیٹی کو اپنا جسم سن ہوتا محسوس ہوا۔ وہ گھاس پر لیٹ گئی۔ اس کے بعد اسے کچھ ہوش نہ رہا۔ جب ہوش آیا تو وہ ایک بہت ہی خوبصورت باغ میں تھی۔ جہاں درختوں پر پرندے چہچہا رہے تھے۔ اس نے اٹھ کر غور سے باغ میں نگاہ دوڑائی۔ یہ باغ ایک چاردیواری میں گھرا ہوا تھا۔ وہ چلتی ہوئی ایک جگہ باغ کے دروازے سے باہر آ گئی۔ باہر ایک سڑک دور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہر کی طرف چلی گئی تھی۔ کیا یہ مصر کا دو ہزار سال پہلے کا شہر تھا؟ دیوی نے اسے یہی کہا تھا کہ وہ دو ہزار سال پہلے کے مصر میں پہنچ جائے گی۔ سورج غروب ہو رہا تھا اور صحرا پر شام کا اندھیرا بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

کیٹی ایک طرف ہو کر پتھر پر بیٹھ گئی۔ اردگرد صحرا پھیلا ہوا تھا۔ اسے صحرا میں کوئی اہرام نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ دو ہزار سال پیچھے کے زمانے میں آ گئی تھی اور ابھی اس ملک میں اہرام تعمیر نہیں کئے گئے تھے کیٹی دور شہر کی دیوار کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس شہر کے دروازے کی جانب سے کچھ گھوڑ سوار اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ کیٹی نے سوچا کہ اسے کہیں اِدھر اُدھر ہو جانا چاہیئے۔ خدا جانے یہ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں؟ کیٹی کو تھیوسانگ کی تلاش تھی جو دیوی کے کہنے کے مطابق اسے اسی شہر میں ملنے والا تھا کیٹی اٹھ کر ایک جگہ کھجور کے درختوں کے جھنڈ میں چھپ کر بیٹھ گئی۔ اس نے دو تین بار گہرا سانس لے کر تھیوسانگ کی خوشبو سونگھنے کی کوشش کی مگر اسے تھیوسانگ کی خوشبو نہ آئی۔ اگر تھیوسانگ اسی شہر میں ہے

تو پھر اسے تھیوسانگ کی خوشبو کیوں نہیں آ رہی ہے؟ کیٹی اسی سوچ میں گم تھی اور گھوڑ سوار قریب سے قریب تر آ رہے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیوسانگ غار میں

گھوڑ سوار باغ کے دروازے کے پاس آکر رک گئے۔ یہ تین گھوڑ سوار تھے اور انہوں نے لمبے لمبے فرغل پہن رکھے تھے۔ سروں پر سیاہ رومال بندھے تھے۔ یہ لوگ مصری نہیں لگتے تھے۔ کیٹی درختوں کے پیچھے اس طرح سے چھپی ہوئی تھی کہ گھوڑ سوار اسے دیکھ نہیں سکتے تھے۔ وہ باغ کے دروازے کی ایک جانب بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے۔ وہ پرانی بابل کی زبان بول رہے تھے جو اس زمانے میں مصر و ایران سے لے کر یونان اور روم کے ساحلوں تک بولی جاتی تھی۔ ان سواروں کے رنگ بھی اتنے سانولے نہیں تھے۔ جتنے مصریوں کے عام طور پر ہوتے ہیں۔ ان کی باتوں سے کیٹی کو معلوم ہوا کہ یہ شہر میں سے کسی عورت کو اغوا کرنے آئے ہیں اور رات کا اندھیرا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ کیٹی خاموش بیٹھی ان کی باتیں سنتی رہی۔ ان کی باتوں

سے یہ ظاہر نہیں ہو رہا تھا کہ یہ عورت کون ہے جس کو وہ اغوا کرنے آئے ہیں اور اسے کیوں اغوا کر رہے ہیں ایک گھوڑ سوار نے جو ان کا سردار معلوم ہوتا تھا کہا

ہم مہرابی کو محل سے نکال کر اس باغ کے تہہ خانے میں لا کر چھپا دیں گے۔

کیٹی پر یہ انکشاف ہوا کہ جس عورت یا لڑکی کو یہ گھوڑ سوار اغوا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا نام مہرابی ہے اور وہ شاہی محل میں رہتی ہے۔ دوسرے گھوڑ سوار نے کہا

کیا وہ ہمیں اس آدمی کے بارے میں بتا دے گی جس کی ہمارے بادشاہ کو تلاش ہے؟

پہلا گھوڑ سوار بولا۔

پہلے تو ہم اسی جگہ مہرابی سے اس پر اسرار آدمی کے بارے میں پوچھ گچھ کریں گے۔ اگر اس نے یہ بتایا تو اسے اپنے بادشاہ کے پاس لے چلیں گے۔ محل کے سپاہی خود ہی اس سے راز معلوم کر لیں گے۔

کیٹی کی تشویش میں اضافہ ہو رہا تھا۔ یہ کونسا پُراسرار آدمی ہے جس کا راز صرف مہرابی کو ہی معلوم ہے اور جس کی بابل کے بادشاہ کو تلاش ہے۔ تیسرا گھوڑ سوار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہکنے لگا۔

سنا ہے وہ آدمی جس کا راز مہرابی کو معلوم ہے اس دنیا کا رہنے والا نہیں ہے۔

کیٹی کے کان کھڑے ہو گئے۔ پہلے گھوڑ سوار نے جواب میں کہا۔

سنا میں نے بھی یہی ہے کہ وہ آدمی کسی سیارے سے نکل کر ہماری دنیا میں آیا ہے۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے بھلا سیاروں میں بھی کہیں انسان رہتے ہیں۔ ضرور ہمارے بادشاہ نے کوئی خواب دیکھا ہوگا۔

دوسرا گھوڑ سوار بولا۔

یا پھر ہمارے بادشاہ کو یہ بات محل کے شاہی نجومی نے بتائی ہوگی۔ مجھے تو یقین نہیں آتا کہ سیاروں سے بھی کوئی آدمی ہماری دنیا میں آ سکتا ہے۔

تیسرے گھوڑ سوار نے کہا

ارے یہ سب جھوٹ ہے۔ سیاروں میں کوئی آبادی نہیں ہے۔ اگر وہاں آبادی ہو بھی تو اتنی دور سے کوئی انسان ہماری زمین پر کیسے اتر سکتا ہے۔

سردار نے کہا

چلیں ان باتوں سے کیا۔ ہم تو بادشاہ کے حکم

پر یہاں مہرابی کو اغوا کرنے۔ اس سے تھوڑی بہت پوچھ گچھ کر کے آسمانی آدمی کا سراغ لگانے اور اگر سراغ نہیں ملتا تو مہرابی کو بادشاہ کے پاس لے جانے کے لئے آئے ہیں۔

کیٹی ایک دم سے ہوشیار ہو گئی۔ کہیں یہ خلائی آدمی تھیوسانگ تو نہیں ہے۔ تھیوسانگ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے! ضرور بابل کے بادشاہ کے شاہی نجومی نے حساب لگا کر بادشاہ کو بتایا ہوگا کہ خلا سے ایک آدمی اتر کر اس وقت مصر میں آیا ہوا ہے اور ایک عورت مہرابی کے پاس ہے۔ اگر وہ کسی طریقے سے مل جائے تو اس کی حکومت سیاروں تک پھیل سکتی ہے۔ یا خدا جانے بادشاہ کو کس لئے خلائی آدمی کی ضرورت ہے۔ بادشاہ کے مخبروں نے ضرور اسے بتایا ہوگا کہ خلائی آدمی مصر میں موجود ہے مگر وہ کسی ایسی جگہ چھپا ہوا ہے کہ جس کا راز صرف شاہی محل کی عورت مہرابی کو ہی معلوم ہے۔

کیٹی اب غور سے گھوڑ سواروں کی باتیں سننے لگی گھوڑ سوار اب مہرابی کو محل سے اغوا کرنے کے طریقوں پر غور کرنے لگے۔ کیٹی نے سوچا کہ بہتر یہی ہوگا کہ وہ خود شاہی محل میں جا کر مہرابی سے ملاقات کرے اور اس سے خلائی آدمی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ لیکن وہ کیٹی کو کیوں بتائے گی؟ کیٹی کو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ مہرابی کی شکل کیسی ہے اور وہ محل میں کہاں ہوتی ہے۔ جبکہ گھوڑ سوار اسے جانتے تھے۔ آخر کیٹی نے یہی فیصلہ کیا کہ بہتر یہی ہے کہ یہ گھوڑ سوار مہرابی کو محل سے اٹھا کر باغ کے تہہ خانے میں لے آئیں۔ یہاں وہ مہرابی سے ملاقات کرنے کی کوشش کرے گی۔

کیٹی خاموشی سے درختوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھی رہی۔

گھوڑ سوار کچھ دیر باتیں کرتے رہے۔ پھر جب شام کا اندھیرا ہوگیا تو اٹھ کر واپس شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کے جانے کے بعد کیٹی اٹھ کر باغ میں آگئی۔ اس نے باغ کو چاروں طرف گھوم پھر کر دیکھا۔ اسے کہیں کوئی تہہ خانہ یا اس کا دروازہ نظر نہ آیا۔ اس نے سوچا کہ یہ دروازہ ضرور کسی خفیہ جگہ پر ہوگا۔ اب کیٹی نے اپنے لئے باغ کے دروازے کے قریب ہی جھاڑیوں میں ایک جگہ ایسی جگہ بنالی کہ جہاں وہ چھپ کر گھوڑ سواروں کی کارروائی کو دیکھ سکتی تھی۔ کیٹی دیر تک باغ میں ادھر ادھر گھومتی پھرتی رہی۔ جب رات گہری ہوگئی اور دور شہر کی فصیل پر روشنیاں جھلنے

لگیں تو کیٹی دروازے کے باہر آکر کھڑی ہوگئی اور کچی سڑک کی طرف تکنے لگی۔ اس کی نگاہ تیز تھی اور وہ دور سے گھوڑ سواروں کو آتے دیکھ سکتی تھی۔

اسے وہاں کھڑے دس پندرہ منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ دور سے گھوڑ سواروں کے ہیولے آگے بڑھتے ہوئے دکھائی دیئے۔ کیٹی جلدی سے دروازے میں سے گزر کر باغ میں جھاڑیوں کے پیچھے آکر بیٹھ گئی۔ اب اسے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز آنے لگی تھی۔ پھر گھوڑوں کی آواز باغ کے دروازے کے پاس آکر رک گئی۔ آدمیوں کے جلدی جلدی چلنے اور گھوڑوں کے خرخرانے کی آوازیں آنے لگیں۔ پھر وہ تینوں گھوڑ سوار باغ کے دروازے میں سے باغ میں آتے دکھائی دیئے۔ کیٹی نے غور سے دیکھا کہ ان میں سے ایک آدمی نے ایک عورت کو کاندھے پر ڈال رکھا تھا۔ جو شاید بے ہوش تھی۔ کیونکہ وہ ہاتھ پیر نہیں چلا رہی تھی۔

کیٹی سمجھ گئی کہ یہی مہرابی ہوسکتی ہے۔ تینوں آدمی بے ہوش مہرابی کو لے کر باغ کے سامنے والی دیوار کی طرف بڑھے۔ تھوڑا فاصلہ رکھ کر کیٹی بھی ان کے پیچھے چلنے لگی۔ آگے گھنے درختوں کے نیچے اونچی جنگلی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جھاڑیاں تھیں ۔ یہاں یہ تینوں آدمی غائب ہو گئے۔ اب ان کی آوازیں بھی نہیں آ رہی تھیں۔ کیٹی سمجھ گئی کہ یہ لوگ مہرابی کو لے کر تہہ خانے میں داخل ہو گئے ہیں۔ کیٹی دبے پاؤں آگے بڑھی اور بڑی احتیاط سے جھاڑیوں میں تہہ خانے کے دروازے کو تلاش کرنے لگی۔ اسے ایک جگہ جھاڑیوں میں سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آئیں۔ کیٹی نے جھک کر سیڑھیوں میں دیکھا۔ نیچے موم بتی کی روشنی ہو رہی تھی اور آدمیوں کے آہستہ آہستہ بولنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

کیٹی پیچھے ہٹ گئی۔ مہرابی سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اسے شاید کوئی دوائی سنگھا کر ہوش میں لایا جا رہا تھا۔ کیٹی کو اس بات کا احساس تھا کہ اگر وہ اوپر بے احتیاطی سے چلتی رہی تو نیچے اس کے قدموں کی آواز سنی جا سکتی ہے اس لئے وہ بڑی احتیاط سے پھونک پھونک کر قدم اٹھا رہی تھی۔ کیٹی یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اس تہہ خانے کا خفیہ روشندان کہاں ہے۔ جہاں سے نیچے تازہ ہوا جاتی ہے۔ اسے آخر ایک جگہ جھاڑیوں میں یہ روشندان مل گیا یہ ایک گول چھوٹا سوراخ تھا۔ جس میں سے ٹھنڈی ہوا اندر جا رہی تھی۔

کیٹی نے اس گول سوراخ سے کان لگا کر سنا۔ اسے نیچے تہہ خانے سے آوازیں صاف سنائی نہیں دے رہی تھیں۔ وہ کچھ نہ سمجھ سکی۔ اب وہ یہ سوچنے لگی کہ اگر یہ گھوڑ سوار کچھ دیر کے لئے چلے جائیں تو وہ مہرابی سے جا کر خلائی آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتی ہے مگر لگتا تھا کہ یہ آدمی ابھی باہر نہیں نکلیں گے۔ شاید وہ رات کے پچھلے پہر مہرابی کو لے کر بابل کی طرف روانہ ہونا چاہتے تھے۔ کیٹی وہاں سے ہٹ کر باغ کے دروازے کی طرف آ گئی۔ دروازے کے باہر ان گھوڑ سواروں کے گھوڑے بندھے ہوئے تھے۔ کیٹی کو یہ فکر ستانے لگا کہ اگر یہ لوگ مہرابی کو لے کر ملک بابل کی طرف روانہ ہو گئے تو وہ ان کے پیچھے کیسے جائے گی؟ اس کے پاس تو کوئی گھوڑا بھی نہیں تھا۔ وہ انہی خیالوں میں گم پریشان تھی کہ اسے آدمیوں کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ کیٹی جلدی سے کھجور کے درختوں کے پیچھے ہو گئی۔

تینوں گھوڑ سوار بے ہوش مہرابی کو کاندھے پر ڈالے چلے آ رہے ہے۔ شاید مہرابی کو ہوش نہیں آ رہا تھا اور اب وہ اسے ساتھ لے کر ملک بابل کی طرف روانہ ہونے والے تھے۔ دروازے کے باہر آ کر ستاروں کی دھیمی دھیمی روشنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں سردار نے مہراپی کو ایک گھوڑے پر ڈالا اور بولا۔

اب بابل کی طرف نکل چلو۔ ہمارے پاس وقت زیادہ نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں راتوں رات یہاں سے جتنی دور نکل سکتے ہیں نکل جائیں۔

دوسرا گھوڑ سوار گھوڑے پر سوار ہوتے ہوئے بولا۔

اس عورت کو ہوش ہی نہیں آرہا۔ ہم کیا کریں۔ ہم اسے بادشاہ کے شاہی نجومی کے حوالے کر دیں گے۔ وہ جانیں ان کا کام جانے۔

وہ گھوڑوں پر بیٹھے اور رات کے اندھیرے میں صحرا میں ایک طرف روانہ ہوگئے۔ کیٹی حیران پریشان وہاں اکیلی رہ گئی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ ان کا پیچھا کس طرح کرے۔ پھر اسے خیال آیا کہ مہراپی بابل کے بادشاہ کے محل میں ہی جارہی ہے۔ اسے بھی ملک بابل کی طرف کوچ کر جانا چاہیئے۔ یہ سوچ کر کیٹی شہر کی طرف چلنے لگی۔ اندھیری رات تھی۔ شہر پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کیٹی کے پاس گھوڑا خریدنے کے لئے ایک کوڑی تک نہیں تھی۔ اس کے پاس قافلے کے ساتھ سفر کرنے کا بھی کرایہ نہیں تھا۔ شہر کا دروازہ بند تھا۔ یہ گھوڑ سوار شاید مہراپی کو شہر کی دیوار پھاند کر

اغوا کر کے لائے تھے۔

کیٹی شہر کے دروازے سے کچھ فاصلے پر ریت کے ایک ٹیلے کے پاس بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ وہ ملک بابل کس طرح پہنچ سکتی ہے۔ اچانک اسے خیال آیا کہ اس سلسلے میں کسی سانپ سے مدد لی جاسکتی ہے۔ ممکن ہے سانپ اس کے کہنے پر زمین میں دفن کسی خزانے میں سے اسے کوئی قیمتی موتی لادے جس کو بیچ کر کیٹی قافلے کا کرایہ ادا کر کے بابل پہنچ جائے۔

کیٹی نے سانپ کی زبان میں آواز نکالی اور سانپ کو آواز دی۔

میں ناگ دیوتا کی بہن کیٹی بول رہی ہوں اگر کوئی سانپ یہاں رہتا ہے تو وہ میرے پاس آجائے۔

کوئی سانپ نہ آیا۔ کیٹی نے جب تیسری بار آواز دی تو ایک جانب سے پھنکار کی آواز آئی۔ کیٹی نے ستاروں کی دھندلی روشنی میں ایک سانپ کو پھن اٹھائے اپنی طرف آتے دیکھا۔ کیٹی سنبھل کر بیٹھ گئی۔ پھن دار سانپ نے کیٹی کے سامنے آکر جھک کر آداب کیا اور بولا۔

عظیم ناگ دیوتا کی بہن نے مجھے کس لئے یاد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا ہے؟ میں حاضر ہوں۔

کیٹی نے جب ساری بات پھن دار سانپ کو بتائی تو وہ بولا۔

عظیم ناگ دیوتا کی بہن! ہمیں سوائے ناگ دیوتا کے اور کسی کو خزانے میں سے ہیرے موتی لا کر دینے کی اجازت نہیں ہے۔

کیٹی نے کہا

لیکن مجھے یاد ہے اس سے پہلے ایک بار عنبر کو ایک سانپ نے خزانے کے کچھ موتی لا کر دیئے تھے

پھن دار سانپ نے جواب دیا۔

آپ ٹھیک کہتی ہیں۔ عظیم ناگ کی بہن! مگر وہ کوئی دوسرا ملک ہوگا۔ یہ مصر کا ملک ہے۔ مصر کے ملک میں ہم سوائے ناگ دیوتا کے اور کسی کو خزانے میں سے ہیرے موتی لا کر نہیں دے سکتے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔

کیٹی نے مایوس ہو کر کہا

تو پھر مجھے کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ جس سے میں یہاں سے ملک بابل پہنچ سکوں۔

پھن دار سانپ ایک پل کے لئے خاموش رہا۔ پھر بولا۔

عظیم ناگ دیوتا کی بہن! میں آپ کی ایک مدد کر سکتا ہوں۔

کیٹی نے جلدی سے کہا

ہاں ہاں۔ تم کس طرح میری مدد کر سکتے ہو؟

پھن دار سانپ کہنے لگا۔

عظیم ناگ دیوتا کی بہن! میں آپ کو دریائے نیل کے کالے سانپ کی کینچلی کا سرمہ لا کر دیتا ہوں آپ اس کی ایک سلائی اپنی آنکھوں میں لگائیں گی تو آپ کا جسم مور کے پنکھ کی طرح ہلکا پھلکا ہو جائے گا اور آپ تھوڑی سی کوشش کے ساتھ ہوا میں اڑ سکیں گی۔

یوں آپ ہوا میں اڑتے ہوئے ملک بابل پہنچ جائیں گی مگر یاد رہے کہ اس سرمے کا اثر صرف صبح تک ہی رہ سکتا ہے۔ سورج نکلتے ہی اس کا اثر ختم ہو جائے گا اور آپ کا جسم ہلکا نہیں رہے گا۔

ابھی دن نکلنے میں کئی گھنٹے باقی تھے۔ کیٹی نے کہا۔

تم مجھے جلدی سے کینچلی کا سرمہ لا دو۔ میں راتوں رات اڑ کر بابل پہنچنے کی کوشش کروں گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھن دار سانپ نے کہا

میں ابھی لا کر دیتا ہوں۔

سانپ چلا گیا۔ کیٹی بے چینی سے ٹہلنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد سانپ واپس آ گیا۔ اس کے منہ میں ایک چھوٹی سی پوٹلی تھی۔ یہ پوٹلی اس نے کیٹی کے آگے ڈال دی اور کہا۔

اس میں کینچلی کا سرمہ ہے آپ اس میں سے ایک سلائی لے کر آنکھوں میں لگا لیں۔

کیٹی نے جلدی سے پوٹلی کھول۔ ایک خشک جھاڑی کا تنکا توڑ کر اس کے ساتھ سرمہ لگایا اور آہستہ سے اپنی دونوں آنکھوں میں پھیر دیا۔ کینچلی کے سرمے کا لگنا تھا کہ کیٹی کے پاؤں زمین نے چھوڑ دیئے۔ وہ زمین سے اوپر اٹھی اور آہستہ سے پھر نیچے آ گئی۔ اس کا جسم بے حد ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔ پھن دار سانپ نے کہا

عظیم ناگ دیوتا کی بہن! اب تم ہوا میں زور سے اچھلو اور شمال کی طرف رخ کر لو۔ ہوا چل رہی ہے۔ یہ ہوا تمہیں صبح ہونے سے پہلے پہلے بابل پہنچا دے گی۔ لیکن اگر راستے میں ہی دن نکل آیا تو سرمے کا اثر جاتا رہے گا اور تم ایک دم

سے زمین پر گر پڑو گی اس لئے کوشش کرنا کہ زمین سے زیادہ بلندی پر نہ اڑو۔

کیٹی نے سانپ کا شکریہ ادا کیا اور زمین سے زور لگا کر اوپر کو اچھلی وہ فضا میں اوپر تک اڑتی چلی گئی۔ ہوا چل رہی تھی۔ کیٹی نے اپنا رخ شمال کی طرف کر لیا اور ہوا اسے اڑانے لگی۔ کیٹی کے اڑنے کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی۔ باقی ساری رات وہ ملک بابل کی طرف رخ کئے ہوا میں اڑتی رہی وہ زمین سے زیادہ اونچی بھی نہیں تھی اور خود کوشش کر کے بھی اپنی رفتار تیز نہیں کر سکتی تھی جس طرح کہ ماریا کر لیا کرتی تھی۔ جتنی رفتار ہوا کی تھی وہی رفتار کیٹی کی تھی۔ پھر بھی اس نے کافی فاصلہ طے کر لیا تھا اور جب پو پھٹنے لگی تو کیٹی نیچے آ گئی کیونکہ سورج کی روشنی کے ساتھ ہی سرمے کا اثر ختم ہو جانے والا تھا۔ کیٹی ایکدم سے زمین پر نہیں گرنا چاہتی تھی۔

پھر مشرق کی طرف دن کی روشنی پھیلنے لگی۔ کیٹی کی رفتار سست ہو گئی اور اس کا جسم جو پہلے ہلکا پھلکا تھا اب بھاری ہونے لگا تھا۔ پھر زمین کے ساتھ کیٹی کے پاؤں لگ گئے۔ سانپ کے سرمے کا اثر ختم ہو گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ صحرا میں دن نکل آیا تھا۔ کیٹی نے سامنے نگاہ دوڑائی۔ آگے ریت کے ٹیلے ہی ٹیلے نظر آ رہے تھے اس کا مطلب تھا کہ وہ ابھی بابل شہر سے کافی دور تھی۔ کیٹی نے ریت پر چلنا شروع کر دیا۔ ریت پر ابھی شبنم کے اثرات تھے کیٹی چلتی گئی۔ سورج نکلا تو اس کی دھوپ میں ریت گرم ہو کر خشک ہو گئی۔ کیٹی صحرائی ٹیلوں سے نکلی تو سامنے سخت پتھریلا میدان آ گیا۔ دوپہر تک وہ اس میدان میں چلتی رہی۔ اسے کوئی اندازہ نہیں تھا کہ بابل کا شہر ابھی کتنی دور ہے۔

جب دن ڈھلنے لگا تو کیٹی کو دور ایک شہر کی فصیل دکھائی دی۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ بابل کا شہر ہی ہو سکتا ہے۔ اس نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ کچھ دور چلنے کے بعد پتھریلا میدان ختم ہو گیا اور ہرا بھرا کھجور کے درختوں کا باغ آ گیا۔ یہاں چشمہ پر کچھ اونٹ پانی پی رہے تھے۔ چند ایک لوگ قالین زمین پر بچھائے بیٹھے باتیں کر رہے تھے کیٹی ان سے ذرا دور رہ کر آگے گزر گئی۔ اب شہر کا دروازہ سامنے تھا۔ ایک دیہاتی عورت سر پر خشک لکڑیوں کا گٹھا رکھے اس کے قریب سے گزری تو کیٹی نے اس سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ عورت نے کیٹی کو سر سے

پاؤں تک دیکھا اور بولی

یہ بابل کا شہر ہے تم پردیسی عورت لگتی ہو۔ یہاں تمہارا کون ہے؟

کیٹی نے کہا

میرا بھائی یہاں رہتا ہے۔ اس سے ملنے دور سے آئی ہوں

وہ عورت آگے چل دی اور کیٹی شہر میں داخل ہو گئی یہاں اسے کسی طریقے سے شاہی محل میں داخل ہونا تھا یا پھر شاہی نجومی تک رسائی حاصل کرنی تھی جو کوئی آسان کام نہیں تھا۔ کیٹی صرف کسی ترکیب سے ہی شاہی نجومی تک پہنچ سکتی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مہراج جس کو خلائی انسان کا راز معلوم ہے شاہی نجومی کے مکان پر ہی ہو گی۔ شاہی نجومی شاہی محل کی بارہ دری والے باغ میں رہتا تھا۔

کیٹی سوچتی ہوئی بابل شہر کی سڑک پر جا رہی تھی کہ اس کی نگاہ ایک سپیرے پر پڑی جو لوگوں کو سانپ کا تماشہ دکھا رہا تھا۔ کیٹی کے ذہن میں اچانک ایک خیال آ گیا۔ وہ بھی تماشہ دیکھنے والوں کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ سپیرا ایک سانپ کے آگے بین بجا رہا تھا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سانپ اس کی بین کی آواز پر جھوم رہا تھا۔ اگرچہ کیٹی عنبر، تھیوسانگ اور ماریا، ناگ کے دوست تھے مگر ان کے جسموں سے ناگ دیوتا کی خوشبو اتنی مدھم آتی تھی کہ سانپ قریب آکر ہی اس خوشبو کو سونگھ سکتا تھا۔ چنانچہ بین کی آواز پر جھومتے سانپ کو ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آرہی تھی۔ کیٹی یہ سب کچھ جانتی تھی

اس نے وہیں کھڑے کھڑے منہ سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکال کر سانپ کی زبان میں جھومتے ہوئے سانپ سے کہا میں عظیم ناگ دیوتا کی بہن کیٹی ہوں۔ میرے پاس آؤ۔

جھومتے ہوئے سانپ نے ایک انسان کی واذ سنی جو اسے سانپ کی زبان میں اپنی طرف بلا رہی تھی" وہ جھومتے جھومتے وہیں رک گیا کیونکہ سانپ کی زبان انسانوں میں سوائے ناگ دیوتا کے اور کوئی نہیں جانتا تھا اور یہ زبان عنبر ماریا تھیوسانگ اور کیٹی کو ناگ ہی نے سکھائی تھی۔ جب سپیرے نے دیکھا کہ سانپ نے جھومنا اور رقص کرنا بند کر دیا ہے اور پھن کا رخ بھی لوگوں کی طرف کر دیا ہے تو وہ بڑا حیران ہوا کہ یہ کیسے ہو گیا۔ اس نے زور زور سے بین بجانی شروع کر دی مگر اب سانپ اس طرف رینگنے لگا تھا۔

جدھر کیٹی کچھ عورتوں اور بچوں کے درمیان کھڑی تھی۔

سانپ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہاں سے بچے اور عورتیں بھاگ گئیں مگر کیٹی اپنی جگہ پر ہی کھڑی رہی۔ سپیرے نے بین بجانی بند کر دی اور لپک کر آگے بڑھا کہ سانپ کو پکڑ کر پٹاری میں بند کر دے کہ سانپ نے ایسی زور سے پھنکار ماری کہ سپیرا خوف کھا کر پیچھے ہٹ گیا۔ سب لوگ بت بنے سانپ کو تکنے لگے۔ سانپ کے سامنے اب کیٹی کھڑی تھی۔ سپیرے نے چلا کر کہا

لڑکی! بھاگ جا! یہ سانپ تجھے ڈس دے گا میں نے اس کا زہر ابھی نہیں نکالا۔

کیٹی مسکراتی رہی۔ اس نے سانپ سے اس کی زبان میں کہا۔

اس کی طرف منہ کر کے ایک اور پھنکار مارو۔

سانپ نے ایسا ہی کیا۔ دوسری بار سانپ کی پھنکار پر سپیرا دہشت زدہ ہو کر رہ گیا۔ لوگ حیران ہو کر کیٹی کو دیکھ رہے تھے کہ یہ لڑکی کتنی بہادر ہے۔ کہ ایک زہریلے سانپ سے بھی نہیں ڈر رہی اور اس کے آگے بے خوفی سے کھڑی ہے۔ سانپ پھن اٹھائے بڑے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ادب سے کیٹی کے آگے کنڈلی مارے بیٹھا تھا اور کہہ رہا تھا۔

لڑکی! تمہیں میری زبان کس نے بتائی ہے؟ یہ تو سوائے عظیم ناگ دیوتا کے دوسرا کوئی انسان نہیں جانتا۔

کیٹی نے سانپ ہی کی زبان میں کہا

میں عظیم ناگ دیوتا کی بہن کیٹی ہوں اور یہ زبان مجھے ناگ دیوتا ہی نے سکھائی تھی۔

سانپ نے اپنا پھن ادب سے جھکا دیا اور بولا

جب ہی مجھے تمہارے کپڑوں سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آرہی ہے۔ عظیم ناگ دیوتا کی بہن میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں؟

کیٹی نے کہا

تو کچھ دنوں کے لئے اس سپیرے کو چھوڑ کر میرے پاس آجا۔ مجھے تم سے ایک ضروری کام لینا ہے۔ کیونکہ ناگ دیوتا اور اس کے دوست مجھ سے بچھڑ گئے ہیں اور مجھے ان کی تلاش ہے۔

سانپ نے کہا

جو حکم عظیم ناگ دیوتا کی بہن! میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سپیرے کی میں کیا پروا کرتا ہوں۔

کیٹی نے بلند آواز سے لوگوں سے کہا

لوگو! دیکھو یہ سانپ مجھ سے باتیں کرتا ہے۔ یہ میری بات سمجھتا ہے اور میں اس کی بات سمجھتی ہوں۔ یہ سانپ ستاروں کی دنیا سے آیا ہے اور میں اس کی زبان جانتی ہوں۔

کیٹی نے یہ جان بوجھ کر کہا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ شہر میں یہ بات عام ہو جائے کہ ایک ایسی لڑکی شہر میں داخل ہوئی ہے جو ایسے سانپ سے باتیں کر لیتی ہے جو ستاروں کی دنیا سے آیا ہے۔ یہ خبر جب شاہی نجومی یا بادشاہ تک پہنچے گی تو وہ ضرور کیٹی کو اپنے دربار میں بلائے گا اور یوں کیٹی کو تھیوسانگ کی کھوج لگانے کا موقعہ مل جائے گا کیونکہ کیٹی کو یقین تھا کہ مہاراج جس خلائی آدمی کے راز کو اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے وہ سوائے تھیوسانگ کے دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔

لوگوں نے کیٹی کی یہ بات سنی تو چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ سپیرے نے کہا

لڑکی! تو جھوٹ بولتی ہے۔ کوئی انسان سانپ سے بات نہیں کر سکتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوگوں نے بھی کہنا شروع کر دیا - ہاں ہاں ۔ تم جھوٹ بولتی ہو۔ اگر تو سانپ سے بات کر سکتی ہے تو اس کا کوئی ثبوت بھی دے ۔ کیٹی نے کہا

ٹھیک ہے اگر تمہیں ثبوت چاہیئے تو میں ابھی ثبوت مہیا کر دیتی ہوں ۔

کیٹی نے اپنی انگلی میں زمرد کی انگوٹھی پہن رکھی تھی ۔ اس نے وہ انگوٹھی اتار کر تھوڑی دور زمین پر پھینک دی اور لوگوں کی طرف دیکھ کر کہا

اب میں سانپ کو اس کی زبان میں کہوں گی کہ وہ مجھے یہ انگوٹھی لا کر دے اور سانپ میرے حکم کے مطابق لا کر دے دے گا ۔ تم لوگ دیکھتے رہنا ۔

پھر کیٹی نے منہ سے ہلکی ہلکی سی سیٹی کی آواز نکالتے ہوئے سانپ کو اسی کی زبان میں کہا

میں نے جو انگوٹھی زمین پر پھینکی ہے وہ اٹھا کر مجھے لا دے ۔

سانپ اسی وقت اپنی جگہ سے گھوما - رینگتا ہوا ۔ وہاں گیا جہاں کیٹی کی انگوٹھی زمین پر پڑی تھی ۔ انگوٹھی کو منہ میں دبوچا اور رینگتا ہوا کیٹی کے پاس آیا اور زمین سے پانچ فٹ بلند ہو کر انگوٹھی کیٹی کو دے دی لوگ

حیران ہو کر رہ گئے ۔ کیٹی نے لوگوں سے کہا

اب میں سانپ کو قلابازیاں لگانے کے لئے کہوں گی

کیٹی نے سانپ کی زبان میں اسے کہا

میرے بھائی ۔ بُرا نہ ماننا ۔ یہ کام تمہیں ناگ دیوتا کی خاطر کرنا ہوگا ۔ اب زمین پر قلابازیاں لگا ۔

سانپ نے کہا

جو حکم عظیم ناگ دیوتا کی بہن !

یہ کہہ کر سانپ نے دھڑا دھڑ قلابازیاں لگانی شروع کر دیں لوگ بے اختیار ہو کر تالیاں بجانے لگے ۔ کیٹی نے سانپ کو رک جانے کا حکم دیا اور پھر کہا

اب تو میرے پاس آجا

سانپ کیٹی کے پاس آ گیا ۔ کیٹی نے اسے آرام سے اٹھایا اور اپنی گردن میں ڈال لیا ۔ سانپ کیٹی کی گردن میں اپنا پھن اٹھا کر لٹک گیا ۔ لوگ کیٹی کی تعریف میں نعرے لگانے لگے ۔ سپیرا تو اپنی پٹاری اٹھا کر وہاں سے بھاگ گیا ۔ کیٹی بھی لوگوں کے ہجوم کو چھوڑ کر شہر کی دوسری سڑک کی طرف چل دی ۔ وہ ایک باغ میں جا کر بیٹھ گئی ۔ سانپ اس کی گردن میں تھا ۔ لوگ اس کے پیچھے پیچھے تماشہ دیکھنے کے لئے لگے ہوئے تھے ۔ شہر میں شور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیٹھ گیا کہ ایک ایسی لڑکی شہر میں آئی ہے۔ جو سانپوں سے باتیں کرتی ہے اور اس کے پاس ایک ایسا سانپ ہے جو ستاروں کی دنیا سے آیا ہے۔ شہر میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔

ادھر گھوڑ سواروں نے مہراپی نام کی عورت کو اغوا کر کے بادشاہ کے شاہی نجومی کے پاس پہنچا دیا تھا۔ مہراپی ابھی تک بے ہوش تھی۔ نجومی نے مہراپی کو اپنے محل کے ایک خاص کمرے میں پلنگ پر لٹا دیا تھا اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں بابل کا بادشاہ بھی وہاں پہنچ گیا۔ شاہی نجومی بادشاہ کی تعظیم بجا لایا۔ بادشاہ نے پلنگ پر بے ہوش پڑی لڑکی کی طرف دیکھ کر کہا

کیا یہی وہ لڑکی ہے جس کو خلائی آدمی کے راز کا علم ہے؟

شاہی نجومی نے کہا۔

ہاں بادشاہ سلامت! میرے علم اور میرے حساب نے یہی بتایا ہے اور یہی وہ لڑکی ہے جو اس آدمی کے راز کو جانتی ہے جو خلا سے ہماری زمین پر آیا تھا اور ابھی تک ہماری زمین پر ہی ہے۔

بادشاہ نے کہا

کیا تمہیں یقین ہے کہ اگر وہ آدمی ہمیں مل گیا تو ہماری سلطنت ستاروں کی دنیا تک پھیل جائے گی۔

شاہی نجومی نے بڑے ادب سے جواب دیا۔

کیوں نہیں بادشاہ سلامت! جس خلائی آدمی کا راز مصر کے وزیر کی اس بیٹی مہراپی کو معلوم ہے وہ خلائی آدمی ہمیں ستاروں کے بارے میں اور ستاروں پر پہنچنے کے لئے ہوائی جہاز بنانے کے بارے میں بے حد قیمتی معلومات دے سکتا ہے۔ جیسا کہ آپ بھی جانتے ہیں میں نے ایک ہوائی جہاز آدھا تیار کر لیا ہے۔ مگر مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس ہوائی جہاز کو زمین کی کشش سے خلا میں کیسے پھینکا جائے اور یہ راز ہمیں خلائی آدمی ہی بتا سکتا ہے۔

اتنے میں مہراپی کو ہوش آ گیا۔ بادشاہ نے مہراپی سے کہا

مہراپی! ہم نے تمہیں اس لئے اغوا کیا ہے کہ تیرے پاس ایک خلائی آدمی کا راز ہے اگر تو ہمیں بتا دے کہ وہ خلائی آدمی کہاں ہے تو ہم تمہیں اسی وقت تیرے ماں باپ کے پاس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہنچا دیں گے۔

مہرابی نے آنکھیں کھول کر چاروں طرف دیکھا اور بولی۔

میں کہاں ہوں؟ تم لوگ مجھے کہاں لے آئے ہو؟

شاہی نجومی نے بڑی شفقت سے کہا

بیٹی تو شاہ بابل کے محل میں ہے اور شاہ بابل عزت مآب حمو تیرے سامنے موجود ہے ہم تم سے صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ خلائی آدمی اس وقت کہاں ہے؟

مہرابی نے غصّے میں کہا

میں کسی خلائی آدمی کو نہیں جانتی۔ مجھے میرے ماں باپ کے پاس پہنچاؤ۔ میرا باپ ملک مصر کا وزیر ہے۔ وہ بادشاہ سے کہہ کر تمہارے ملک پہ چڑھائی کر دے گا۔

شاہ بابل قہقہہ لگا کر ہنسا اور بولا

مصر میں اتنی طاقت نہیں کہ شاہ بابل کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ میں جب چاہوں ملک مصر پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتا ہوں۔ سن لڑکی! اگر تو نے خلائی آدمی کے بارے میں نہ بتایا کہ وہ کہاں ہے تو میں اپنے

آدمی مصر بھیج کر تیرے ماں باپ کے سر کٹوا کر یہاں تمہارے سامنے پھینک دوں گا۔ بول۔ کیا اب بھی تو نہیں بتائے گی؟

مہرابی ڈر گئی۔ اس نے سن رکھا تھا کہ بابل کا بادشاہ بڑا ظالم ہے اور اس نے انسانوں کے سر کٹوا کر ان کی کھوپڑیوں کا ایک بہت اونچا مینار بھی بنوایا تھا۔ مہرابی مصر کے وزیر کی بیٹی تھی۔ اسے اپنے ماں باپ سے بہت پیار تھا۔ وہ ان کو موت کے حوالے نہیں کر سکتی تھی مگر خلائی آدمی کا راز بھی نہیں بتا سکتی تھی لیکن جب بابل کے بادشاہ نے اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے خلائی آدمی کا راز نہ بتایا تو وہ ابھی اس کے ماں باپ کا سر کٹوانے کے لئے اپنے آدمی بھیج دے گا۔ مہرابی کا رنگ اڑ گیا وہ جانتی تھی کہ جو آدمی اسے مصر سے اغواء کروا سکتا ہے وہ اس کے ماں باپ کے سر بھی کٹوا کر یہاں منگوا سکتا ہے وہ مجبور ہو گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

شاہی نجومی نے بڑے پیار سے کہا

بیٹی مہرابی۔ ایک ایسے شخص کے لئے جو اس دنیا کا نہیں ہے تو اپنے ماں باپ کا کیوں خون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرواتی ہے۔ بتا دے وہ کہاں ہے؟ آخر تجھے بتانے میں کیا حرج ہے؟

مہرالی نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

اگر آپ لوگ مجھے دیوتاؤں کی قسم کھا کر یقین دلائیں کہ خلائی آدمی کو قتل نہیں کریں گے تو میں بتائے دیتی ہوں کہ وہ کہاں ہے؟

شاہ بابل نے اپنی تلوار سینے سے لگا کر قسم کھاتے ہوئے کہا

میں دیوتاؤں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم ہمیں خلائی آدمی کا ٹھکانہ بتا دے گی تو میں اس کی جان کی حفاظت کروں گا اور اسے ہلاک نہیں کروں گا۔

شاہ بابل تو پہلے بھی اس خلائی آدمی کو ہلاک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ وہ تو اس سے خلائی مہم کے بارے میں مفید معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ مہرالی خود ہی شاہ بابل اور شاہی نجومی کے جال میں پھنس گئی تھی۔ اس نے کہا

آج سے ایک مہینہ پہلے میں ایک روز صحرا میں ہرن کا شکار کرنے اپنی سہیلیوں کے ساتھ گئی۔ ہم

سب سہیلیاں ایک دوسرے سے بچھڑ گئیں۔ جب آندھی کا طوفان تھما تو میں نے اپنے آپ کو ویران سنگلاخ پہاڑوں میں تنہا پایا۔ میں راستہ بھول گئی تھی۔ گرتی پڑتی بھوکی پیاسی میں ایک پہاڑی کی طرف بڑھی۔ یہاں ایک غار تھا۔ میں غار میں داخل ہونے ہی لگی تھی کہ اچانک ایک طرف سے ایک شیر نکل آیا۔ اس نے مجھ پر حملہ کرنا چاہا۔ میری چیخ نکل گئی۔ پھر دوسری پہاڑی کے پیچھے سے ایک اونچا لمبا نوجوان آدمی بجلی کی تیزی سے نکل کر آیا اور اس نے شیر پر چھلانگ لگا دی۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے شیر غائب ہو گیا۔ وہ آدمی زمین پر سے اٹھ کر میرے قریب آیا اور بولا۔ میری بہن تو کون ہے اور موت کی وادی میں کیسے آ گئی؟ میں نے اسے بتایا کہ میں مصر کے وزیر کی بیٹی ہوں۔ شکار کھیلنے نکلی تھی کہ آندھی طوفان میں راستہ بھول گئی۔ اس آدمی نے مجھے اپنی غار میں لے جا کر پانی پلایا۔ کھانے کو روٹی دی میں خوف زدہ تھی کہ یہ شخص کوئی جادوگر ہے۔ جس نے اپنے جادو سے شیر کو غائب کر دیا ہے۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ اس نے شیر کو کیسے غائب کر دیا۔ اس پر وہ آدمی بولا۔ میری بہن! اب جبکہ تم نے میرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جادو کو دیکھ لیا ہے ۔ تو مجھ سے ایک وعدہ کرو کہ میرے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتائے گی ۔ میں نے اس سے پکا وعدہ کیا کہ میں اس کے متعلق زبان نہیں کھولوں گی پھر اس نے بتایا کہ میرا نام تھیوسانگ ہے ۔ اور میں خلائی آدمی ہوں ۔ ایک ستارے سے نکل کر اس دنیا میں آیا ہوں ۔ اس نے مجھے اپنے طلسم کے بارے میں کچھ نہ بتایا ۔ کہنے لگا ۔ میرے کچھ ساتھی مجھ سے جُدا ہو گئے ہیں ۔ میں ان کی تلاش میں مصر کے اس صحرائی ٹیلے میں بیٹھا ہوں ۔ پھر وہ مجھے خود لے کر میرے باپ کے محل تک آیا ۔

اور میرے ماں باپ سے ملے بغیر ہی واپس چلا گیا ۔ بس میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتی ۔ اس کے بعد میں ایک بار اسے غار میں ملنے ضرور گئی تھی ۔

شاہی نجومی نے کہا

کیا وہ اب بھی اسی غار میں ہوگا ؟ اس کی شکل کیسی تھی ؟ کیا تم نے اس میں کوئی عجیب بات دیکھی تھی ؟

مہراں نے کہا ۔

وہ ضرور اسی غار میں ہوگا ۔ کیونکہ اس نے کہا تھا

کہ جب میں مصر سے گیا تو تمہیں ضرور مل کر جاؤں گا اس کی شکل ہم ایسی ہی تھی مگر اس کی آنکھوں میں ایک ایسی چمک تھی جو مجھے کسی انسان کی آنکھوں میں دکھائی نہیں دی ۔

شاہ بابل نے نجومی کی طرف دیکھا ۔ مہراں نے کہا

اب مجھے میرے ماں باپ کے پاس پہنچا دو ۔ میں نے تمہاری بات پوری کر دی ہے ۔ اب تم بھی اپنے وعدے کو پورا کرو ۔

شاہ بابل نے کہا

جب ہم خلائی آدمی تھیوسانگ کو یہاں سے آئیں گے تو تمہیں تمہارے گھر پہنچا دیا جائیگا ۔

پھر شاہ بابل نے نجومی کو الگ لے جا کر کچھ سمجھایا اور کمرے سے نکل گیا ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خلائی قزاق

بادشاہ کے جانے کے بعد نجومی نے مہرابی سے کہا

مہرابی! تم گھبراؤ نہیں۔ تم میری مہمان بن کر رہو گی جب ہم ھتیوسانگ خلائی آدمی کو مصر کے صحرا سے پکڑ کر یا کسی بھی طریقے سے یہاں لے آئیں گے تو تمہیں تمہارے گھر پہنچا دیا جائے گا اس دوران تم میرے محل کے تہہ خانے میں رہو گی۔ تمہیں وہاں ہر سہولت میسر ہوگی۔ صرف تم کسی سے ملاقات نہیں کر سکو گی۔

مہرابی رونے لگی۔ نجومی نے تالی بجائی۔ دو حبشی غلام آگے بڑھے اور انہوں نے مہرابی کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔ مہرابی کو شاہی نجومی نے تہہ خانے میں پہنچا کر بند کر دیا۔ اب اس نے بادشاہ کے حکم سے اپنے خاص ڈاکو قسم کے آدمیوں کو بلا کر سب کچھ سمجھایا

اور ھتیوسانگ کو اغوا کر کے لانے کے لئے روانہ کر دیا۔ یہ سب کچھ ایک ہی دن میں ہو گیا تھا۔ اس وقت کیٹی شہر کے ایک باغ میں بیٹھی سانپ سے کھیل رہی تھی۔ اتنے میں ایک اہلکار نے آکر شاہی نجومی کو بتایا کہ شہر میں ایک ایسی لڑکی آئی ہے جو سانپوں سے باتیں کرتی ہے۔ اس کی زبان سانپ سمجھ لیتے ہیں اور وہ کہتی ہے کہ میں ستارے سے اتر کر زمین پر آئی ہے۔ نجومی نے یہ سنا تو اس کے کان کھڑے ہو گئے اس نے اسی وقت حکم دیا کہ اس لڑکی کو پیش کیا جائے۔ چار غلام ایک اہلکار کے ساتھ کیٹی کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ بہت جلد انہیں کیٹی باغ میں بیٹھی سانپ سے کھیلتی اور اس سے باتیں کرتی دکھائی دی۔ اہلکار نے کہا

کیا تم ہی وہ لڑکی ہو جو سانپوں سے باتیں کرتی ہے؟

ہاں، کیٹی نے فوراً جواب دیا۔ میں ہی وہ لڑکی ہوں کیوں تمہیں کچھ اعتراض ہے؟

سرکاری اہلکار بولا۔

بالکل نہیں۔ میں تمہیں صرف یہ خوشخبری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیا ہوں کہ ہمارے مالک نے جو شاہ بابل کے شاہی نجومی ہیں۔ تمہیں طلب کیا ہے۔

کیٹی پہلے ہی سے تیار بیٹھی تھی اس نے کہا

میں تمہارے مالک سے ضرور ملنے جاؤں گی۔ چلو میں تمہارے ساتھ ہی چلتی ہوں۔

اہلکار اور غلام کیٹی کو پالکی میں بیٹھا کر دونوں طرف کے پردے چھوڑے شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئے۔ شاہی نجومی اپنے خاص کمرے میں خوبصورت زرغل پہنے چاندی کی کرسی پر بیٹھا تھا۔ کیٹی نے جاتے ہی ادب سے سلام کیا۔ سانپ ابھی تک اس کی گردن میں لٹک رہا تھا۔ شاہی نجومی نے اشارے سے اپنے اہلکار اور غلاموں کو وہاں سے چلے جانے کے لئے کہا۔ جب وہ سب چلے گئے تو نجومی نے غور سے کیٹی کو دیکھا اور کہا

کیا تم سانپوں کی زبان جانتی ہو؟

کیٹی نے کہا

جی ہاں جناب۔ میں ان کی زبان سمجھ لیتی ہوں میں ان سے باتیں کرتی ہوں۔ یہ میرا ہر حکم

مانتے ہیں۔

شاہی نجومی نے کہا

کیا تم یہ ثابت کر سکتی ہو؟

کیوں نہیں۔ کیٹی نے کہا اور سانپ کو فرش پر بٹھا دیا اور اپنی انگوٹھی والا کرتب دہرایا۔ اس کے بعد سانپ سے قلابازیاں لگوائیں اور اسے اس کی زبان میں کہا کہ وہ دم کے سہارے سیدھا کھڑا ہو جائے۔ سانپ کیٹی کے حکم کی تعمیل میں اسی وقت دُم پر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

نجومی کو کافی حیرانی ہوئی۔ پھر اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے سانپ کو سدھایا گیا ہو۔ نجومی نے کیٹی کی طرف جھک کر کہا۔

کیا تم ستاروں کی دنیا سے آئی ہو؟ تمہارے بارے میں یہی کچھ سنا ہے میں نے۔

کیٹی نے کہا

ہاں جناب! میرا تعلق آسمان کے ایک ایسے ستارے سے ہے جو آج تک کسی کو نظر نہیں آیا۔ یہ سانپ بھی اسی ستارے کا رہنے والا ہے۔ دنیا میں آ کر مجھ سے بچھڑ گیا تھا۔ بابل کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہر میں آکر پھر مجھے مل گیا ہے ؟
نجومی نے بڑی ہوشیاری سے پوچھا
کیا تمہارے ساتھ خلا سے کوئی دوسرا آدمی
بھی یہاں آیا تھا ؟
کیٹی فوراً سمجھ گئی کہ شاہی نجومی کا اشارہ تھیوسانگ کی طرف ہے اسے ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ مہرالی نے خلائی آدمی یعنی تھیوسانگ کے بارے میں شاہی نجومی اور شاہ بابل کو سب کچھ بتا دیا ہے اور کچھ آدمی تھیوسانگ کو اغوا کر کے لانے کے لئے ملک مصر کی طرف روانہ بھی ہو چکے ہیں۔ کیٹی نے کچھ سوچ کر کہا۔

نہیں ! اپنے آسمانی ستارے سے ایک خلائی جہاز میں اس سانپ کے ساتھ اکیلی ہی آئی تھی۔ یہاں آکر میرے جہاز میں آگ لگ گئی اور میں اسی دنیا کی ہو کر رہ گئی۔ جب تک میں جہاز تیار نہ کر لوں واپس خلائی سیارے میں نہیں جا سکتی اور میں اکیلی خلائی جہاز تیار کیسے کر سکتی ہوں ؟
شاہی نجومی نے پوچھا۔

کیا تمہارے ستارے پہ ہماری شکل کے ہی لوگ بستے ہیں۔
کیٹی نے کہا
ہاں ۔ ہمارے ستارے اور اس دنیا کی آب و ہوا میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہمارے ستارے پر بے پناہ جواہرات اور سونا پہاڑوں میں موجود ہے جو ہمارے کسی کام کا نہیں مگر اس دنیا میں اس کی بڑی قیمت ہے۔
کیٹی جان بوجھ کر نجومی کو لالچ دے رہی تھی تاکہ وہ اس کی خوشنودی حاصل کر کے تھیوسانگ کا پتہ چلا سکے اسے یقین ہونے لگا تھا کہ مہرالی سے ان لوگوں نے تھیوسانگ کا راز اگلوا لیا ہے شاہی نجومی نے کہا
تمہارا نام کیا ہے ؟
کیٹی نے کہا
میرا نام کیٹی ہے۔
بہت اچھا نام ہے۔ نجومی بولا اور پھر کہنے لگا۔
کیٹی ! آج سے تو ہماری شاہی مہمان ہے۔ تو جتنے روز چاہے شاہی مہمان خانے میں رہ سکتی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا تو ہمارے شاہی محل میں رہنا پسند کرے گی؟
کیٹی یہی کچھ تو چاہتی تھی کہنے لگی۔
مجھے بڑی خوشی ہو گی جناب عالی
شاہی نجومی نے سانپ کی طرف اشارہ کیا اور کہا۔
مگر تمہیں اس سانپ کو کسی جگہ بند کر کے رکھنا ہو گا۔
کیٹی نے کہا۔
جناب عالی! یہ میرے حکم کے بغیر کسی کو کچھ نہیں کہے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ کسی پہ حملہ نہیں کرے گا۔

اور کیٹی کو شاہی مہمان خانے میں بھجوا دیا گیا۔ شام کے کھانے پر نجومی نے کیٹی کو شاہ بابل سے ملوایا۔
بادشاہ نے اور نجومی نے کیٹی کو بالکل نہ بتایا کہ مصر کے وزیر کی بیٹی مہرابی نے بھی انہیں خلائی آدمی کے بارے میں معلومات دی ہیں اور ایک خلائی آدمی تھیو سانگ کو اغوا کرنے کے لئے انہوں نے اپنے خاص سپاہیوں کا دستہ ملک مصر کی پہاڑیوں کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ دوسری طرف کیٹی کو مہرابی کی تلاش تھی کہ اسے بادشاہ اور نجومی نے کس جگہ پہ قید میں رکھا ہے!

بادشاہ نے کیٹی سے اس کے سیارے کے بارے میں پوچھا تو کیٹی نے بتایا کہ اسے اپنے سیارے سے سانپ کے ساتھ واپس آئے بہت مدت ہو گئی ہے۔ شاہ بابل نے کہا
میرے نجومی کی زبانی مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم جس خلائی جہاز پر ہماری زمین پر آئی ہو وہ ابھی تک کسی جنگل میں موجود ہے اور تمہیں اس کی مرمت اور کچھ فالتو پرزے درکار ہیں۔
کیٹی نے کہا
وہ خلائی جہاز اب مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے اسے کہاں چھپایا تھا۔ لیکن میں ایک نیا خلائی جہاز بھی تیار کر سکتی ہوں۔
بادشاہ نے شاہی نجومی کی طرف دیکھا۔ شاہی نجومی نے کہا
ہم نے ایک اڑن کھٹولا تیار کیا ہے مگر وہ شاید ابھی اس قابل نہیں کہ ہمیں اوپر آسمانوں پہ کسی سیارے میں لے جا سکے۔ کیا تم ہماری مدد کرو گی؟
کیٹی نے بڑی چالاکی سے کام لیتے ہوئے کہا
میں نے سن رکھا ہے کہ کبھی ہمارے سیارے سے کچھ لوگ اس دنیا میں آئے تھے۔ پھر وہ واپس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلے گئے لیکن ایک آدمی غلطی سے اس زمین پر ہی رہ گیا تھا۔ اگر وہ شخص مل جائے تو ہم خلائی جہاز تیار کر سکتے ہیں۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ وہ آدمی بہت بڑا انجنیئر تھا۔

شاہی نجومی اور بادشاہ کے کان کھڑے ہو گئے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ کیٹی جھوٹ نہیں بول رہی کیونکہ زمین پر تھیوسانگ نام کا ایک خلائی آدمی موجود تھا جس کو اغوا کرنے کے لئے شاہی دستہ پہلے ہی روانہ ہو چکا تھا۔ بادشاہ نے کہا

اگر وہ خلائی آدمی ہمیں مل جائے تو کیا تم اس کے ساتھ مل کر ہمارے لئے خلائی جہاز تیار کر سکتی ہو؟

کیٹی نے کہا

کیوں نہیں۔ مگر بادشاہ سلامت۔ آپ خلائی سیارے میں کیا لینے جا رہے ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ آپ کا کسی سیارے میں جانے سے مقصد کیا ہے؟

شاہ بابل نے اصل بات نہ بتائی کہ وہ سیارے کو فتح کرنا چاہتا ہے بلکہ بولا۔

ہم آسمانی مخلوق سے دوستی کا معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔

کیٹی نے سوچا کہ یہ لوگ تو کبھی آسمانی سیارے پہ نہ پہنچ سکیں گے مگر اس بہانے اس کی ملاقات تھیوسانگ سے ضرور ہو جائے گی۔ کیونکہ صاف لگ رہا تھا کہ انہوں نے تھیوسانگ کا سراغ لگا لیا تھا۔ چنانچہ کیٹی نے کہا

یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ آپ سیاروں کی مخلوق سے دوستی کا معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مجھے خلائی انجنیئر مل جائے تو ہم بڑی جلدی خلائی جہاز تیار کر کے آپ کو خلائی مخلوق کے سیارے میں لے جائیں گے۔

بادشاہ بڑا خوش ہوا۔ کہنے لگا

خلائی آدمی دو ایک روز میں یہاں پہنچ جائے گا تب تک تم ہماری شاہی مہمان ہو گی۔

شاہی نجومی نے کیٹی کو ساتھ لیا اور اس کے مہمان خانے کی طرف چل دیا۔ واپس جاتے ہوئے شاہی نجومی نے کہا۔

کیٹی! تم بڑی اچھی لڑکی ہو۔ ہم تو تمہارے سیارے کی مخلوق سے محض دوستی چاہتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور شاہی نجومی مکاری سے مسکراتا ہوا چلا گیا۔ کیٹی سمجھ گئی تھی کہ یہ لوگ سیارے کی مخلوق کو اپنا غلام بنانے کا فضول ارادہ رکھتے ہیں جس میں یہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ اتنے پسماندہ اور پرانے زمانے کے لوگ ہیں کہ آسمانی مخلوق کے جدید سائنسی ہتھیاروں کا کبھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کبھی خلا میں نہیں جا سکیں گے۔ یہاں ایسے وسائل ہی نہیں ہیں کہ کوئی خلائی جہاز تیار کیا جائے۔ کیٹی نے سانپ کو کمرے میں ایک جگہ آرام کرنے کے لئے چھوڑ دیا اور اسے اس کی زبان میں کہا کہ وہ ابھی واپس نہ جائے۔ ہو سکتا ہے اسے اس کی ضرورت پڑ جائے۔ سانپ بولا۔

عظیم ناگ دیوتا کی بہن! میں جب تک آپ کہیں گی آپ کے ساتھ ہی رہوں گا۔

کیٹی کو یقین تھا کہ مصر کے وزیر کی بیٹی مہرابی بادشاہ کے محل میں کسی جگہ قید ہے۔ وہ اس کا سراغ لگا کر اس سے تھیوسانگ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس نے آدھی رات کے وقت سانپ سے کہا

اس محل کے کسی تہہ خانے میں ایک شہزادی قید ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم اس کا کھوج لگا کر مجھے بتاؤ کہ وہ کہاں پر قید ہے۔

سانپ نے سر جھکایا اور کمرے کی کھڑکی سے باہر محل کے باغ میں نکل گیا۔ محل پر خاموشی چھائی تھی۔ کہیں کہیں پہرے دار پہرہ دے رہے تھے۔ سانپ رینگتا ہوا محل کی راہداری میں داخل ہو گیا۔ اندھیرے میں رینگتا وہ ایک ایک کمرے میں گیا اسے ایسی کوئی عورت نظر نہ آئی جو قید میں پڑی ہو۔ سانپ کو ایک جگہ سیڑھیاں نیچے اترتی دکھائی دیں۔ وہ نیچے اتر گیا آگے ایک سلاخ دار دروازہ تھا۔ جس پر تالا لگا تھا۔ وہاں کوئی پہرے دار نہیں تھا۔ اسے اندر شمع کی دھندلی روشنی میں ایک خوبصورت لڑکی سر جھکائے بیٹھی نظر آئی۔ سانپ سمجھ گیا کہ یہی قیدی شہزادی ہو سکتی ہے۔ اس نے واپس آکر کیٹی کو سب کچھ بتا دیا۔

کیٹی سوچنے لگی کہ کیا اسے تھیوسانگ کے آنے کا انتظار کرنا چاہیئے یا ابھی قیدی شہزادی سے ملاقات کرنی چاہیئے۔ آخر وہ اسی نتیجے پر پہنچی کہ اسے تھیوسانگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا انتظار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ جس خلائی آدمی سے بادشاہ اور نجومی اسے ملوانا چاہتے ہیں وہ سوائے تھیوسانگ کے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

اب ہم مصر کے ملک میں چلتے ہیں جہاں دُور صحرائی پہاڑیوں کے ایک غار میں تھیوسانگ موجود تھا۔ جب وہ شاہی محل کے باغ میں ظاہر ہوا تھا تو اسے شہر یا محل میں کسی جگہ پر بھی عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی کی خوشبو نہیں آئی تھی۔ اس نے دو ایک روز شہر میں گھوم پھر کر اپنے دوستوں کو تلاش کیا۔ جب وہ انہیں کہیں نہ ملے تو تھیوسانگ نے سوچا کہ اسے شہر سے باہر کسی غار میں کچھ وقت گزارنا چاہیئے۔ ہوسکتا ہے اس دوران عنبر ناگ ماریا اور کیٹی میں سے کوئی ادھر آ جائے۔ یہی وہ غار تھا جہاں اس کی ملاقات مصر کے وزیر کی بیٹی مہراپی سے ملاقات ہوئی تھی اور اس نے مہراپی کو بتا دیا تھا کہ وہ خلائی انسان ہے۔ تھیوسانگ کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ بابل کے بادشاہ کے سپاہیوں کا ایک خاص دستہ اسے اغوا کرنے چلا آ رہا ہے۔ وہ اب واپس کسی دوسرے ملک کی طرف

چلنے کے بارے میں غور کرنے لگا تھا۔ ایک رات وہ غار میں آرام کرنے کے لئے لیٹا ہوا تھا کہ اسے باہر ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی ریت پر چل رہا ہو۔ تھیوسانگ سمجھا کہ شاید کوئی صحرائی لومڑ وغیرہ ہوگا۔ وہ غار میں ہی لیٹا رہا۔

یہ شاہ بابل کے سپاہی تھے۔ جو آہستہ آہستہ غار کی طرف بڑھ رہے تھے۔ سب سے آگے جو سپاہی تھا اس کے ہاتھ میں ایک شیشے کا گولہ تھا۔ یہ گولہ شاہی نجومی نے اسے دیا تھا۔ اس کی تاثیر یہ تھی کہ اگر اسے کسی جگہ زور سے پھینک دیا جائے تو گولہ پھٹ جاتا تھا اور اس میں سے ایسا تیز خاص جڑی بوٹیوں کا دھواں نکلتا تھا کہ وہاں جو بھی انسان یا جانور موجود ہو وہ اسے سونگھتے ہی بے ہوش ہو جاتا تھا۔ سپاہی غار کی ایک طرف آکر رک گیا۔ اس نے باہر انسانی قدموں کے نشان دیکھ کر اندازہ لگا لیا تھا کہ خلائی انسان اسی غار میں رہتا ہے تھیوسانگ بالکل بے خبر غار میں لیٹا۔ عنبر ناگ، ماریا اور کیٹی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ غار میں کوئی پتھر سا آکر گرا۔

تھیوسانگ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ یہ پتھر نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلکہ شیشے کا گولہ تھا۔ گولہ اندر گرتے ہی ٹوٹ گیا اور اس میں سے دھوئیں کا غبار نکل کر آناً فاناً یعنی بڑی تیزی سے غار میں بھر گیا۔ تھیوسانگ باہر کی طرف دوڑا۔ مگر اس عرصے میں دھواں اس کے پھیپھڑوں میں داخل ہو گیا تھا۔ اس دھوئیں کی تاثیر اتنی تیز تھی کہ تھیوسانگ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ بیہوش ہونے پر تھیوسانگ سانس لے رہا تھا اور دھواں برابر اس کے پھیپھڑوں میں جا رہا تھا۔ اس پر گہری بے ہوشی چھا گئی۔

سپاہی غار سے دور کھڑے ہو کر دھوئیں کے غار سے نکل جانے کا انتظار کر رہے تھے۔ جب غار دھوئیں سے خالی ہو گیا تو سپاہی ناک پر رومال باندھے غار میں گھسے۔ انہیں زمین پر ایک آدمی بے ہوش پڑا دکھائی دیا۔ انہوں نے اسے اٹھایا اور باہر لے آئے۔ یہ تھیوسانگ جو بے ہوش تھا۔ اس دھوئیں کے اثر سے آدمی تین دن تک بے ہوش رہتا تھا۔ سپاہیوں نے تھیوسانگ کو گھوڑے پر باندھا اور واپس ملک بابل کی طرف روانہ ہو گئے۔ انہیں بابل تک پہنچتے پہنچتے دو دن لگ گئے۔ تھیوسانگ کے ہوش میں آنے میں

صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا کہ سپاہیوں نے اسے شاہ بابل کے سامنے پیش کر دیا۔ وہاں شاہی نجومی بھی موجود تھا۔ انہوں نے تھیوسانگ کو غور سے دیکھا

بادشاہ نے کہا

اس میں اور زمین کے انسانوں میں کوئی فرق نہیں ہے

نجومی نے کہا

بادشاہ سلامت! یہ لوگ کسی ایسے سیارے کے رہنے والے ہیں جہاں ہماری زمین ایسی آب و ہوا اور موسمی حالات ہیں۔ یہ سیارہ ہمیں ضرور فتح کرنا ہو گا۔ ہم کو وہاں حکومت کرنے میں بڑی آسانی ہو گی۔

بادشاہ نے خوش ہو کر کہا

اگر یہ شخص ہمیں خلائی جہاز بنا کر دے سکتا ہے تو ہم فوراً اس سیارے پر حملہ کر دیں گے۔

شاہی نجومی بولا۔

اس شخص تھیوسانگ کے ہوش میں آنے میں ابھی کئی گھنٹے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ ہمیں مصر کے وزیر کی بیٹی کو واپس بھجوا دینا چاہئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بادشاہ نے کہا

اگر تمہاری تجویز بھی یہی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ میں بھی ملک مصر کے بادشاہ سے کوئی دشمنی مول لینا نہیں چاہتا۔

بادشاہ نے مہراج کے واپس بھجوانے کا اسی وقت حکم نامہ جاری کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی بادشاہ نے کیٹی کو طلب کر لیا۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ خلائی آدمی آگیا ہے اور وہ اس کی تصدیق کرے کہ یہ واقعی خلائی مخلوق ہے۔ کیٹی فوراً بادشاہ کے خاص کمرے میں پہنچ گئی۔ اس نے پلنگ پر تھیوسانگ کو بے ہوش پڑے دیکھا تو بے حد خوش ہوئی۔ کمرے میں داخل ہونے سے پہلے ہی اسے تھیوسانگ کی خوشبو آگئی تھی۔ مگر کیٹی نے اپنی خوشی بالکل ظاہر نہ کی اور جھک کر غور سے تھیوسانگ کو تکنے لگی۔ بادشاہ نے پوچھا

کیا تم خلائی انسان کو پہچان رہی ہو؟ تمہارے خیال میں یہ خلائی مخلوق ہی ہے؟

کیٹی نے کہا

ہاں بادشاہ سلامت! یہ انسان خلائی سیارے کی مخلوق ہے۔

شاہی نجومی نے بڑی شان سے کہا

اس کا نام تھیوسانگ بتایا گیا ہے۔ یہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہے۔ ضرور یہی خلائی انجنیئر ہی ہے۔ اسے کل ہوش آئے گا۔ پھر اس سے بات چیت ہوگی۔

کیٹی نے پوچھا

اس کا پتہ آپ لوگوں کو کس نے دیا تھا؟

شاہی نجومی نے مسکراتے ہوئے کہا

تمہیں یہ معلوم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں بہرحال جس نے ہمیں اس کا پتہ بتایا تھا وہ اب ہمارے محل میں نہیں ہے بلکہ جہاں سے آیا تھا وہاں پہنچا دیا گیا ہے۔

کیٹی سمجھ گئی کہ مہراج کو انہوں نے اپنے ملک کی جانب روانہ کر دیا ہے۔ کیٹی نے اطمینان کا سانس لیا۔ اب وہ اس گھڑی کا بے تابی سے انتظار کرنے لگی کہ جب تھیوسانگ ہوش میں آئے گا۔ شاہی نجومی نے کیٹی کو بتا دیا تھا کہ سپاہیوں نے اس کے بنائے ہوئے خاص گولے کی مدد سے تھیوسانگ کو بے ہوش کر کے اغوا کیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیوسانگ کو ہوش آنے میں تھوڑی دیر رہ گئی تھی۔ کمرے میں شاہ بابل، شاہی نجومی اور کیٹی موجود تھی۔ کیٹی نے بادشاہ سے کہا

میں چاہتی ہوں کہ آپ لوگ ہمیں تنہا چھوڑ دیں۔ میں بھی خلائی لڑکی ہوں اور یہ بھی خلائی آدمی ہے۔ میں اس سے تنہائی میں باتیں کرنا چاہتی ہوں ہوسکتا ہے یہ آپ لوگوں کو دیکھ کر اپنے بارے میں کچھ نہ بتائے۔

شاہی نجومی اور شاہ بابل کو یہ بات اچھی لگی۔ جاتے ہوئے بادشاہ نے کہا

لیکن تمہیں اس خلائی انسان کو راضی کرنا ہوگا کہ یہ ہمارے لئے خلائی جہاز تیار کرے۔

کیٹی نے جواب دیا۔

میں اس لئے آپ کو باہر بھیج رہی ہوں

بادشاہ سلامت!

بادشاہ اور شاہی نجومی کمرے سے چلے گئے تو کیٹی تھیوسانگ کے پاس بیٹھ گئی۔ تھیوسانگ بے ہوش تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس کو ہوش آگیا۔ اس نے اپنے سامنے کیٹی کو دیکھا تو خوشی سے اٹھ بیٹھا اور بولا

کیٹی تم؟ خدا کا شکر ہے کہ تمہاری شکل دیکھی عنبر ناگ اور ماریا کہاں ہیں؟

کیٹی نے کہا

ان کا بھی پتہ چلالیں گے پہلے میں تمہیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ تم یہاں کس لئے لائے گئے ہو۔

اس کے بعد کیٹی نے تھیوسانگ کو سب کچھ بتا دیا۔ تھیوسانگ حیران ہوکر بولا

یہ لوگ بڑے احمق ہیں۔ بھلا یہ لوگ اپنی فوج سے سیارے کی مخلوق کو فتح کر سکتے ہیں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنی اتنی زیادہ فوج لے کر سیارے پر پہنچ ہی نہیں سکتے۔

کیٹی نے کہا

ہمیں ان کی بیوقوفی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھے تم مل گئے۔ اب ہم یہاں سے عنبر ناگ ماریا کی تلاش میں روانہ ہو جائیں گے۔ بس تم بادشاہ اور شاہی نجومی کو یہی کہنا کہ تم خلائی جہاز تیار کرسکتے ہو۔ اتنی دیر میں ہم یہاں سے کسی دوسرے ملک کی طرف روانہ ہو جانے کا منصوبہ بھی بنالیں گے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیوسانگ نے کہا

یہ ٹھیک ہے مگر ہمیں ان لوگوں پر یہ کسی طرح بھی ظاہر نہیں کرنا ہوگا کہ ہم پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔

کیپٹن بولی۔

ہم اسی حکمت عملی پہ چلیں گے۔ یہی ظاہر کریں گے کہ ہماری پہلی بار ملاقات ہوئی ہے۔

کیپٹی نے بادشاہ اور نجومی کو اندر بلا لیا اور تھیوسانگ سے ان کا تعارف کروایا۔

تھیوسانگ بولا۔

بادشاہ سلامت! کیپٹی نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ آپ فکر نہ کریں میں خلائی انجنیئر ہوں۔ میں ایک مہینے کے اندر اندر اتنا بڑا خلائی جہاز آپ کو تیار کر دوں گا کہ اس میں آپ کی ساری فوج بیٹھ کر خلائی سیارے پہ حملہ کر سکے گی۔

بادشاہ اور نجومی بڑے خوش ہوئے۔ بادشاہ نے کہا

تھیوسانگ! تم ہمارے خاص مہمان ہو گے۔ تمہیں ہر طرح کی سہولت ملے گی۔ تم کل ہی سے خلائی جہاز پہ کام شروع کر دو۔

تھیوسانگ نے کیپٹی کی طرف دیکھ کہا

ایسا ہی ہوگا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ یہاں میری مدد کرنے کے لئے ایک خلائی بہن بھی موجود ہے۔

دوسرے ہی دن خلائی جہاز پہ کام شروع کر دیا گیا۔ یہ محض جھوٹ موٹ کا کام تھا۔ تھیوسانگ نے یونہی لکڑیوں کا مچان کھڑا کر کے لوہے کے بڑے بڑے پائپ منگوا کر رکھ لئے اور انہیں مزدوروں کی مدد سے جوڑنا شروع کر دیا۔ دراصل وہ اندر ہی اندر یہ سوچ رہے تھے کہ ملک بابل سے وہ کس روز فرار ہوں اور کس ملک کی طرف عنبرناگ ماریا کی تلاش میں جائیں۔ ان کے لئے وہاں سے فرار ہونا کوئی مشکل نہیں تھا۔ بس وہ اپنی منزل کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ گھوڑے ان کے پاس ہر وقت موجود رہتے تھے۔ کیپٹی نے سانپ کو آزاد کر کے واپس بھیج دیا تھا۔ اب اس کی ضرورت بھی نہیں تھی۔

جھوٹے خلائی جہاز کی تعمیر کے کام کو شروع ہوئے دو روز گزر گئے تھے۔ کیپٹی اور تھیوسانگ نے یہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فیصلہ کیا تھا کہ وہ کسی رات موقع پا کر بابل سے رات کے وقت ملک یونان کی طرف نکل چلیں گے۔ اسی رات کا ذکر ہے کہ بابل شہر رات کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ لوگ اپنے اپنے گھروں کے دروازے بند کئے گہری نیند سو رہے تھے۔ کیٹی اور مخیوسائگ بھی شاہی مہمان خانے میں اپنے اپنے پلنگ پر لیٹے آرام کر رہے تھے۔ اگرچہ انہیں آرام کی ضرورت نہیں تھی پھر بھی وہ باتیں کرتے کرتے تھک گئے تھے اور اب خاموشی سے آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹے تھے۔ بابل شہر کے باہر صحرا اور سنگلاخ میدان میں گہرا سناٹا طاری تھا۔ اس اندھیری رات میں آسمان پر ایک جھلملاتا ہوا ستارہ جیسے آہستہ آہستہ نیچے آنے لگا۔ وہاں اس ستارے کو دیکھنے والا کوئی نہیں تھا۔ یہ ستارہ جب بہت قریب آ گیا تو اس کی روشنی بجھ گئی۔ اب صرف اس میں سے ہلکی اور دھیمی سرخ روشنی ٹمٹما رہی تھی۔

اصل میں یہ کوئی ستارہ نہیں تھا بلکہ ایک خلائی جہاز تھا۔ یہ خلائی قزاقوں کا جہاز تھا۔ اس میں ایک دُور دراز گمنام سیارے کے خلائی قزاق سوار تھے۔

جن کا کام خلا میں گھوم پھر کر دوسرے خلائی جہازوں کو روک کر لوٹنا اور خلائی آدمیوں کو یرغمال بنا کر ان کے لواحقین سے دولت وصول کرنا تھا۔ اس وقت اس خلائی جہاز کو ایک عجیب اور خطرناک مشکل کا سامنا تھا۔ یہ خلائی قزاقوں کا جہاز، جس میں چھ خلائی قزاق سوار تھے۔ راستے سے بھٹک گیا تھا اور ایک سال سے خلا میں بھٹکتا پھر رہا تھا۔ ان کے پاس ایک خاص قسم کی خلائی خوراک تھی جس پر وہ زندہ رہتے تھے یہ خلائی خوراک ایک مائع کی شکل میں ایک سلنڈر میں بند تھی۔ یہ خوراک یا تو کسی بھی خلائی سیارے کے گھاس اور پتھر کی معدنیات سے حاصل کی جاتی تھی اور یا پھر کسی بھی خلائی مخلوق کی ہڈیوں سے حاصل کی جا سکتی تھی۔ ان خلائی قزاقوں کے پاس صرف ایک دن کی خوراک باقی رہ گئی تھی۔ سلنڈر بالکل خالی ہونے والا تھا اور ان خلائی قزاقوں کو اپنی موت سامنے نظر آنے لگی تھی۔ وہ خلا میں بھٹک گئے تھے اور ان کا کسی سیارے پر پہنچنا ناممکن تھا۔ وہ ایک دوسرے کی ہڈیوں سے خوراک حاصل نہیں کر سکتے تھے کوئی بھی خلائی قزاق خود کو ہلاک کر کے اپنی ہڈیاں دوسرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھیوں کو پیش کرنے پر تیار نہیں تھا۔ لیکن اندر ہی اندر وہ ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی ترکیبیں سوچنے لگے تھے۔ آخر کوئی بھی بھوک سے مرنا نہیں چاہتا تھا۔ اب ایسا اتفاق ہوا کہ جب یہ خلائی قزاق اپنے جہاز کو لے کر زمین کی فضا میں سے گزرے تو انہوں نے راڈار پر ایسے سگنل آتے دیکھے جو کسی خلائی مخلوق کے جسم سے ہی نکل سکتے تھے۔ چھ کے چھ خلائی قزاق ایک دم سے ہوشیار ہو گئے۔ ان سگنلوں کا مطلب یہ تھا کہ نیچے زمین پر دو خلائی آدمی موجود ہیں۔ خلائی قزاقوں کے لیڈر نے کہا

ہمارا راڈار جھوٹ نہیں بول سکتا۔ نیچے جو زمین ہے وہاں پر دو خلائی انسان موجود ہیں۔ اگر ہم کسی طرح انہیں پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو ان کو ہلاک کر کے ہم ان کی ہڈیوں سے اتنی خوراک جمع کر سکیں گے جو ہمیں ایک برس کے لئے کافی ہو گی۔ اتنی دیر میں ہم کسی نہ کسی سیارے پر بھی پہنچ جائیں گے۔

سب راڈار کے سگنلوں کو غور سے دیکھنے اور سننے لگے۔ ہلکی ہلکی باریک ٹوں ٹوں کی آواز کے ساتھ خلائی جہاز

کے ریڈار پر دو سبز لکیریں بار بار بن کر غائب ہو جاتی تھیں۔ خلائی لیڈر نے کہا

یہ دو لکیریں نیچے زمین پر موجود دو خلائی انسانوں کے جسم سے نکل کر یہاں تک آ رہی ہیں جہاز کو نیچے لے چلو۔ مگر کسی ویران علاقے میں اتارو تاکہ خلائی انسانوں کو ہماری آمد کا پتہ نہ چل سکے۔

ایک خلائی قزاق نے کہا

لیڈر! سوال یہ ہے کہ یہ دونوں خلائی انسان اس زمین پر کیسے پہنچ گئے ہیں؟

خلائی لیڈر نے کہا۔

ہو سکتا ہے کبھی کوئی خلائی جہاز نیچے زمین پر آیا ہو اور یہ دونوں یہیں رہ گئے ہوں۔

خلائی قزاقوں کا چھوٹا خلائی جہاز جو ایک گول طشتری کی شکل کا تھا زمین پر اترنے لگا۔ جہاز کی ساری روشنیاں بجھا دی گئیں۔ صرف نیچے والی لال بتی جل رہی تھی۔ خلائی جہاز کو شہر بابل کے قریب صحرا کی سنگلاخ پہاڑیوں کے بیچ میں اتار دیا گیا۔ خلائی قزاق باہر نکل آئے۔ یہاں زمین پر بھی ان کے سیارے ایسی فضا تھی۔ انہوں نے خلائی جہاز کی گول دیوار پر لگے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک بٹن کو دبایا ۔ اس کے ساتھ ہی خلائی جہاز کے ایک ٹینک میں سے بھورے رنگ کا دھواں نکلنے لگا ۔ یہ دھواں بے حد گاڑھا تھا ۔ اس نے سارے خلائی جہاز کو اس طرح سے ڈھانپ لیا کہ دیکھنے پر ایسے لگتا تھا کہ وہ خلائی جہاز نہیں بلکہ ایک چھوٹا سا بھورے رنگ کا ٹیلہ ہے ۔ اس طریقے سے خلائی قزاقوں نے اپنے جہاز کو اس میں چھپا دیا ۔ لیڈر نے اپنے ساتھیوں سے کہا ۔

تم لوگ میرے آنے تک جہاز کے اندر ہی رہنا ۔ میں زمین پر موجود دونوں خلائی انسانوں کا کھوج لگانے جارہا ہوں ۔

خلائی لیڈر نے ایک ننھا سا ٹرانسمیٹر اپنے ہاتھ میں لے لیا ۔ اس ٹرانسمیٹر پر خلائی انسانوں یعنی تھیوسانگ اور کیٹی کے سگنل برابر آرہے تھے اور ٹرانسمیٹر کا ننھا سا ریڈار اس سمت کی طرف اشارہ کر رہا تھا جدھر سے یہ سگنل آرہے تھے ۔ خلائی لیڈر نے جیب سے ننھی سی ٹارچ نکال کر اس کی روشنی اپنے جسم پر ڈالی ۔ اس کا لباس فوراً تبدیل ہوگیا اور اب وہ زمین کے شہزادوں ایسے زرق برق لباس میں ملبوس تھا ۔ اس کے پاس

ایک تھیلی بھی تھی جس میں سونے کی اشرفیاں اور خلائی سیاروں کے قیمتی ہیرے جواہرات موجود تھے ۔ خلائی لیڈر نے جدھر سے سگنل آرہے تھے ۔ اس طرف چلنا شروع کر دیا ۔ زمین کے بارے میں انہیں خلائی جہاز کے کمپیوٹر نے سب معلومات جہاز کے اندر ہی فراہم کر دی تھیں کہ اس زمین پر کس قسم کی زبان بولی جاتی ہے ۔ یہ کونسا ملک ہے ۔ یہاں کونسا بادشاہ حکومت کرتا ہے اور یہاں کی آب و ہوا کیا ہے خلائی لیڈر کو یہاں کی سواری یعنی ایک گھوڑے کی ضرورت تھی ۔ ان خلائی قزاقوں کی شکلیں زمین کے لوگوں ایسی نہیں تھیں مگر زمین کی فضا میں داخل ہوتے ہی ان کی شکلیں یہاں کے انسانوں ایسی بن گئی تھی ۔ ان خلائی قزاقوں کا تعلق جس سیارے سے تھا اس کی آب و ہوا نے ان میں یہ خاصیت پیدا کر دی تھی کہ یہ خلائی قزاق جس سیارے پر اترتے تھے وہاں کی مخلوق کی شکلیں اختیار کر لیتے تھے اور ان کی زبان بھی انہیں اپنے آپ آ جاتی تھی ۔

خلائی لیڈر بے تابی سے بابل کے شہر کی طرف بڑھ رہا تھا ۔ اسے اس حقیقت کا احساس تھا کہ ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پاس خوراک۔ صرف چند دنوں کی باقی رہ گئی ہے اور اگر اس نے۔ ان دونوں خلائی انسانوں کو اپنے قابو میں کر کے ان کی ہڈیوں کو پگھلا کر خوراک حاصل نہ کی تو وہ ڈبہ کے ڈبے خلائی قزاق مر جائیں گے۔ خلائی لیڈر کے چھوٹے ٹرانسمیٹر کے سگنل اس کی راہنمائی کر رہے تھے اور وہ چلتے چلتے شہر کے باہر ایک سرائے میں پہنچ گیا۔ سرائے کا مالک باہر ہی سو رہا تھا۔ خلائی لیڈر نے اسے جگایا۔ سرائے کے مالک نے اپنے سامنے ایک اونچے لمبے آدمی، کو شہزادوں ایسے لباس میں دیکھا تو ہڑبڑا کر بولا۔

حضور انور بولو، کیا خدمت بجا لا سکتا ہوں؟

خلائی لیڈر نے شہزادوں، ایسی بارعب آواز میں کہا

ہم ملک یونان کے شہزادے ہیں۔ ہمارا گھوڑا راستے میں مر گیا ہے ہمیں ایک گھوڑا اور رات بسر کرنے کے لئے جگہ چاہیئے۔

سرائے کے مالک نے ادب، سے جھک کر کہا

حضور! یہ سرائے اگرچہ آپ کے لائق نہیں ہے مگر میں اپنا خاص کمرہ آپ کے لئے کھولے دیتا ہوں آپ آرام فرمائیں۔ صبح، ہونے پر آپ کی خدمت میں

گھوڑا بھی پیش کر دیا جائے گا۔

خلائی لیڈر نے تھیلے میں سے سونے کی چار اشرفیاں نکال کر سرائے کے مالک کو دیں جو بہت بڑی رقم تھی۔ سرائے کا مالک جھک جھک کر تعظیم کرنے لگا وہ خلائی لیڈر کو ایک کمرے میں لے گیا۔ جہاں قالین بچھا تھا اور گاؤ تکیے لگے تھے۔ شمع دان میں شمع روشن کر دی گئی۔ خلائی لیڈر وہاں لیٹ گیا اور بولا۔

ہمیں صبح تک کوئی پریشان نہ کرے

آپ اطمینان سے آرام فرمائیں حضور!

یہ کہہ کر سرائے کا مالک بڑا خوش خوش چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد خلائی لیڈر نے جیب سے ننھا ٹرانسمیٹر نکال کر دیکھا۔ سگنل کا رخ شہر کے بڑے دروازے کی طرف تھا۔ خلائی لیڈر نے ٹرانسمیٹر بند کر کے جیب میں رکھ لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ یہ خلائی مخلوق رات کو صرف ایک گھنٹہ ہی سوتی تھی۔ ایک گھنٹے بعد خلائی لیڈر کی آنکھ کھل گئی۔ ابھی رات باقی تھی۔ وہ اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ آخر صبح ہو گئی۔

سرائے کا مالک خلائی لیڈر کے لئے ناشتے کا طشت لے آیا۔ یہ خوراک خلائی لیڈر کے لئے بیکار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی وہ صرف خلائی مائع کی خوراک پر زندہ تھے لیکن اس نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ بھی زمین کی مخلوق ہے ناشتہ کر لیا۔ سرائے کے مالک نے کہا

حضور انور! باہر گھوڑا موجود ہے آپ کی سواری کے لیے۔

خلائی لیڈر باہر نکل آیا۔ ایک شاندار گھوڑا باہر کھڑا تھا۔ جس پر زین کسی ہوئی تھی۔ خلائی لیڈر نے سرائے کے مالک کو سونے کی چند اشرفیاں اور دیں اور گھوڑے پہ سوار ہو کر شہر کے بڑے دروازے کی طرف چل پڑا۔ لوگوں نے ایک شہزادے کو دیکھا تو جھک جھک کر سلام کرنے لگے۔ خلائی لیڈر نے ٹرانسمیٹر ایک طرف لے جا کر دیکھا۔ سگنل شہر کے شاہی محل کی طرف سے آرہے تھے۔ اسے پہلے ہی شبہ تھا کہ خلائی انسان اس محل میں ہی رہ رہے ہیں۔ شاید اسی حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے ہی ٹاڈوح کے کمپیوٹر نے اسے کسی دوسرے لباس کی بجائے شہزادوں ایسا لباس پہنا دیا تھا۔ خلائی لیڈر نے ٹرانسمیٹر کو لباس کے اندر چھپا کر رکھ لیا اور شاہی محل کی طرف گھوڑے کی باگ پھیر دی۔ خلائی لیڈر میں اتنی صلاحیت تھی کہ

وہ کسی بھی خلائی انسان یا مخلوق کو اس کی شکل دیکھ کر ہی پہچان سکتا تھا اور اس کو خلائی مخلوق کی دور ہی سے خاص بُو آجاتی تھی۔ محل کے قریب آتے ہی اسے خلائی مخلوق کی بُو آنے لگی۔ خلائی لیڈر دل میں بہت خوش ہوا۔ وہ اپنے شکار کے قریب پہنچ گیا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ اگر یہ دو خلائی انسان اس زمین پر موجود نہ ہوتے تو ان سب خلائی قزاقوں کی موت یقینی تھی یا پھر وہ ایک دوسرے کی ہڈیاں نوچ نوچ کر کھا جاتے اور جو آخری خلائی انسان بچتا وہ بھی مزید خوراک نہ ملنے کی وجہ سے خلاء ہی میں بھٹکتے ہوئے مر جاتا۔ کیونکہ وہاں سے کوئی بھی سیارہ کروڑوں نوری سال کے فاصلے پر تھا جہاں تک وہ ایک ہفتے میں نہیں پہنچ سکتے تھے۔ جب کہ ان کے خلائی جہاز کے سلنڈر میں صرف چند یوم کی خوراک ہی باقی رہ گئی تھی۔ یہ شاہ بابل کا محل تھا۔ محل کے دروازے پہ پہرے دار کھڑے تھے انہوں نے اکڑا کر کہا

لباس والے آدمی کو گھوڑے پہ س

سے دروازہ کھول دیا اور ادب

خلائی لیڈر نے بارعب آواز میں "۱۴۲" ناگ کی قبر" پڑھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہم ملک یمن کے شہزادے ہیں۔ ہمارا نام
فرشون ہے۔ اپنے بادشاہ کو جا کر خبر کر دو کہ ہم
ان سے ملنے آئے ہیں۔

اسی وقت بادشاہ کو اطلاع کر دی گئی۔ بادشاہ اپنے وزیر
کے ساتھ محل سے نکل کر باہر باغ میں آیا اور شہزادہ
یمن کا استقبال کیا۔ خلائی لیڈر نے گھوڑے سے
اتر کر بادشاہ کو تعظیم کی اور تھیلے میں بھرے ہوئے
قیمتی جواہرات تحفے کے طور پر پیش کئے۔

بادشاہ سلامت! یہ آپ کی خدمت میں
پیش کرنے کے لئے لایا ہوں۔ آپ کے ملک
کی سیر کا ارادہ ہے

شاہ بابل نے اتنے بڑے بڑے ہیرے جواہرات پہلے
کبھی نہیں دیکھے تھے۔ یہ خلائی سیاروں کے جواہرات تھے
اس نے شہزادے کی بڑی آؤ بھگت کی اسے اپنے خاص
محل میں ٹھہرایا اور کہا کہ وہ خود شہزادے کو اپنے ملک کی
حقیقت کو سامنے جلد شاہی محل میں یہ خبر پھیل گئی
نے اسے کسی دوسرے محل میں جہاز بن کر اترا ہے۔ یہ
لباس پہنا دیا تھا۔ خلا نے بھی سنی مگر انہوں نے کوئی
کے اندر چھپا کر رکھ لیا بادشاہوں کے پاس شہزادے
کی باگ پھیر دی۔ خلائی۔ انہیں یہ معلوم ہی نہیں

تھا کہ یہ شہزادہ ان کی مدد بن کر وہاں
آیا ہے۔ دوسری طرف خلائی لیڈر نے اپنے
شاہی مہمان خانے میں آتے ہی ٹرانسمیٹر کو
نکال کر ریڈار پر سگنل کی سمت دیکھی۔
سگنل محل کے کونے والے حصے سے آ رہے
تھے۔ خلائی لیڈر کمرے سے نکل کر اس کونے
کی طرف چلنے لگا۔ محل کے کونے پر ایک چھوٹا سا باغ
تھا۔ یہاں اس نے دیکھا کہ مچان لگا ہے اور اس پہ کوئی
خلائی جہاز تیار کیا جا رہا ہے۔ تھیوسانگ اور کیٹی
وہاں پر موجود تھے۔ خلائی لیڈر نے ان کو دیکھتے ہی پہچان لیا
کہ یہ دونوں خلائی انسان ہیں۔ کیٹی اور تھیوسانگ نے
شہزادے کو دیکھا تو قریب آ گئے تھیوسانگ نے تعظیم کی
اور پوچھا۔

کیا آپ ہی یمن کے شہزادے ہیں؟
انہیں بالکل پتہ نہ چل سکا کہ یہ شخص یمن کے شہزادے کے
بھیس میں خلائی مخلوق ہے خلائی لیڈر نے مسکرا کر کہا

ہاں میں ہی یمن کا شہزادہ ہوں۔ ——

پھر کیا ہوا جاننے کے لئے قسط نمبر ۱۴۹ "ناگ کی قبر" پڑھیں۔